مسلسل اشاعت کے ۵۴ سال

شمارہ: ۱۰ جلد: ۲۱ | شوال المکرم ۱۴۳۸ جولائی 2017

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

نصیحت رسالتمآب ﷺ قبول کیجئے!

سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر

ڈپٹی چیئرمین سینیٹ پر حملہ کی مذمت

مشاہیر کے خطبات ختم نبوت
...عرضِ واقعی

پاکستانی قادیانیوں کا وفد اسرائیل پہنچ گیا!

مرزا قادیانی برٹش سیکرٹ سروس کا ملازم

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ : ۱۰ جلد : ۲۱

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ

بانی : مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ
زیر سرپرستی : حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
زیر سرپرستی : حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب
نگران اعلیٰ : حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
نگران : حضرت مولانا اللہ وسایا
چیف ایڈیٹر : حضرت مولانا عزیز احمد
حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی
ایڈیٹر : صاحبزادہ حافظ مبشر محمود
مرتب : مولانا عزیز الرحمٰن ثانی
کمپوزنگ : یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام حسین	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد حسین ناصر
مولانا غلام مصطفیٰ	غلام مصطفیٰ چوہدری ایڈووکیٹ
چوہدری محمد اقبال	مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا عبدالرزاق	

ناشر : عزیز احمد مطبع : تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت : جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ ، ملتان فون : 0300-4304277, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر	مولانا اللہ وسایا	03
ڈپٹی چیئرمین سینٹ پر حملہ کی مذمت	مولانا محمد اعجاز مصطفی	07

مقالات ومضامین

محسن کائنات ﷺ کا تحفہ قبول کیجئے	مفتی محمد عمر فاروق	10
سید الشہداء.....سیدنا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبد المطلب	حافظ محمد انس	13
اصحاب بدر کا اجمالی تعارف (قسط نمبر:26)	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	16
غزوہ احد	صاحبزادہ طارق محمود رحمۃ اللہ علیہ	19
تاریخ خلیفہ ابن خیاط رحمۃ اللہ علیہ (قسط نمبر:15)	ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری	23

شخصیات

حضرت مولانا عبد الجلیل رحمۃ اللہ علیہ	قاری محمد شاہ نقشبندی	26

ردِ قادیانیت

پاکستانی قادیانیوں کا وفد اسرائیل پہنچ گیا	علی زمان	28
مرزا قادیانی برٹش سیکرٹ سروس کا ملازم	نور محمد قریشی ایڈووکیٹ	30

متفرقات

مشاہیر کے خطبات ختم نبوت.....عرض واقعی	مولانا اللہ وسایا	32
چھتیسویں سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر کے شرکاء	مولانا محمد وسیم اسلم	37
تبصرۂ کتب	ادارہ	54
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	56

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

کلمۃ الیوم

سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر

الحمد للّٰہ و کفٰی وسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی. اما بعد!

محض اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے امسال بھی سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر کا حسب سابق آغاز ۲رشعبان المعظم ۱۴۳۸ھ مطابق ۲۹ر اپریل ۲۰۱۷ء بروز ہفتہ صبح آٹھ بجے ہوا۔ جمعرات شام سے مہمان آنے شروع ہوئے۔ جمعہ کے روز رات گئے تک چار صد سے زائد شرکاء حضرات تشریف لا چکے تھے۔ امسال اللہ رب العزت نے کرم کیا کہ سب سے بڑا قافلہ کراچی اور اندرون سندھ سے تشریف لایا۔ کراچی سے پاکستان ایکسپریس پر تین صد حضرات عازم سفر ہوئے۔ حیدرآباد اور روہڑی سے ایک سو حضرات نے اعزاز ہمسفری حاصل کیا۔ یوں ہفتہ کے روز صبح ساڑھے آٹھ بجے چار سو حضرات پر مشتمل قافلہ فیصل آباد اسٹیشن پر اترا۔ پورے اسٹیشن پر ختم نبوت کورس کے شرکاء کی ریل پیل نے بھرپور کشش کا ماحول پیدا کیا ہوا تھا۔ مولانا عبدالرشید مبلغ ختم نبوت فیصل آباد نے بیس ویگنوں کو بک کیا ہوا تھا۔ چار صد حضرات پر مشتمل قافلہ ویگنوں سے مدرسہ ختم نبوت چناب نگر مسلم کالونی پہنچا۔ ہفتہ کے روز ہی شام کے اسباق میں شرکاء کی تعداد آٹھ صد کے قریب ہوگئی تھی۔

امسال بھی ہفتہ، اتوار دو روز داخلہ جاری رکھا گیا۔ کل داخلہ نوصد چون (۹۵۴) ہوا۔ ہر روز دو وقت صبح وشام حاضری لگتی رہی۔ کثرت غیر حاضری یا دیگر وجوہ کی بنیاد پر بعض حضرات کا خارجہ کیا گیا۔ جو انچاس تھے۔ امتحان میں شریک حضرات کی تعداد نوصد پانچ تھی۔ امسال بھی تین امتحان ہوئے۔ پہلے دو دن ابتدائی سبق مولانا محمد شاہد اور مولانا محمد احمد نے پڑھائے۔ حضرت مولانا غلام رسول دین پوری، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا محمد رضوان عزیز، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا غلام مرتضٰی، مولانا محمد قاسم رحمانی کے تسلسل کے ساتھ یومیہ اسباق ہوتے رہے۔ ان میں سے بعض حضرات نے پورا دورانیہ اور بعض نے ایک ایک ہفتہ اسباق پڑھائے۔ ذیل کے حضرات کے بھی لیکچر ہوئے۔ مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا زاہد الراشدی، مولانا عزیز الرحمٰن رحیمی، مولانا قاضی محمد ابراہیم ثاقب (امیر مجلس اٹک)، جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد عمران (بہاول پور)، مولانا نور محمد ہزاروی (سرگودھا)، مولانا مفتی محمد حسن (لاہور)، مولانا سید خبیب احمد شاہ (فیصل آباد)، مولانا محمد الیاس گھمن (سرگودھا)، مولانا محمد اعجاز مصطفٰی (امیر مجلس

کراچی)، مولانا محمد انور اوکاڑوی، مولانا قاضی ہارون الرشید (راولپنڈی)، جناب محمد متین خالد (لاہور)، مولانا قاری عبدالعلیم شاکر (لاہور)، جناب پیر رضوان نفیس (لاہور)، قاری مولانا جمیل الرحمٰن (لاہور)، مولانا خالد محمود (لاہور)، مفتی محمد دین (تلی)، حضرت مولانا پیر عبدالرحیم (چکوال)، جناب خالد مسعود ایڈووکیٹ (تلہ گنگ)، مولانا غلام محمد، مولانا حفظ الرحمٰن بنوری (فیصل آباد)۔ کورس کا سب سے پہلا سبق مولانا عزیز الرحمٰن صاحب شیخ الحدیث جامعہ دارالقرآن فیصل آباد کا اور سب سے آخری سبق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب خانقاہ سراجیہ کا ہوا اور اتفاق کی بات ہے کہ دونوں حضرات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا عبدالمجید لدھیانوی ؒ کے شاگردان رشید ہیں۔

کورس کے شرکاء کی خدمت مولانا خبیب احمد (مبلغ ٹوبہ ٹیک سنگھ)، مولانا محمد اقبال (مبلغ ڈیرہ غازی خان)، مولانا محمد اسحاق ساقی (مبلغ بہاول پور)، مولانا صغیر احمد (مدرس جامعہ ختم نبوت چناب نگر) نے سرانجام دی۔ تمام اساتذہ وقراء حضرات بمع طلباء کرام کے پیش پیش رہے۔ مندوب مہمانوں کا نظم قاری عبیدالرحمٰن کے سپرد رہا۔ تقاریر کے شعبہ کو مولانا فقیر اللہ اختر نے سنبھالا۔ کورس کے مکمل نظم کی مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے نگرانی کی۔ مولانا محمد وسیم اسلم (ملتان)، مولانا عادل خورشید، مولانا غلام مصطفےٰ آپ کے معاون تھے۔ حسب سابق اس موقعہ پر لائبریری میں نئی کتب کا اندراج بھی مولانا محمد وسیم اسلم اور قاری محمد اصغر نے انجام دیا۔ بحمدہٖ تعالیٰ نظم معمول کے مطابق بہت ہی اعلیٰ رہا۔ امسال شرکاء کی ریکارڈ حاضری تھی۔ مجموعی طور پر تمام شرکاء کو ''تحفۂ قادیانیت'' کا چھ جلدوں پر مشتمل سیٹ اور ''چمنستان ختم نبوت'' کا تین جلدوں پر مشتمل سیٹ دیئے گئے۔ دیگر کتب اس کے علاوہ تھیں۔ فللحمد للہ!

امسال بھی کتابوں کے گفٹ پیک کے لئے مولانا سید خبیب احمد شاہ کے برادران نے کارٹن پرنٹ کر کے ارسال کئے۔ آخری تین روز مجلس کے مکتبہ پر ڈیوٹی مولانا محمد قاسم (مبلغ منڈی بہاؤالدین) اور مولانا عبدالرشید (مبلغ فیصل آباد) نے سرانجام دی۔ امسال بھی ملک بھر سے مختلف مدارس کے اساتذہ اپنے اپنے مدرسہ کے طلباء سے ملنے کے لئے تشریف لاتے رہے۔ جو حضرات بھی تشریف لائے کورس کے بھرپور نظم اور رونقوں کے منظر پر خوشی وانبساط کے اظہار کے ساتھ ساتھ دعاؤں سے نوازتے رہے۔ اہل علم کی اس کام کے لئے عنان توجہ اللہ رب العزت کے بے پایاں انعام کا ہی صدقہ ہے۔ فللحمد للہ!

اختتامی دعا ۲۰؍مئی ۲۰۱۷ء مطابق ۲۳؍شعبان المعظم ۱۴۳۸ھ بروز ہفتہ کو ہوئی۔ ڈسکہ، چارسدہ، مانسہرہ، خانقاہ سراجیہ، ہڑپہ، پنوں عاقل، پشاور، لاہور، چنیوٹ، سیالکوٹ، فیصل آباد، اکوڑہ خٹک، چیچہ وطنی سے بہت سارے مہمانان گرامی دعا میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ نماز فجر کے بعد تمام مہمانان گرامی کو ناشتہ کرایا گیا۔ ۷ بجے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور ان کے بعد آخری بیان مولانا صاحبزادہ عزیز احمد

صاحب کا ہوا۔ آپ نے فیلڈ میں کام کرنے کے لئے ہدایات سے شرکاء کو سرفراز کیا۔ کورس کی اختتامی تقریب کی صدارت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ نے فرمائی۔ چونکہ کراچی وسندھ کے چارصد حضرات کی واپسی ٹرین کے ذریعہ تھی۔ اس لئے ان کو سب سے پہلے اسناد اور انعامی کتب کا سیٹ دیا گیا۔ اس کے بعد رول نمبروں کی ترتیب سے طلباء کو اسناد و کتب دی گئیں۔

جن حضرات کے ہاتھوں سندیں اور انعامی کتب دی گئیں ان کی فہرست یہ ہے: (۱) حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب خانقاہ سراجیہ، (۲) حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب خانقاہ سراجیہ، (۳) حضرت مولانا محمود الحسن عارف لاہور، (۴) حضرت پیر رضوان نفیس لاہور، (۵) حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ملتان، (۶) حضرت مولانا سیف اللہ خالد چنیوٹ، (۷) حضرت قاری عبدالحمید حامد چنیوٹ، (۸) حضرت مولانا غلام رسول دین پوری چناب نگر، (۹) حضرت مولانا محمد خالد لاہور، (۱۰) حضرت قاری ظہور الحق لاہور، (۱۱) حضرت مولانا سعید احمد لاہور، (۱۲) حضرت قاری عزیز الرحمن رحیمی فیصل آباد، (۱۳) حضرت مولانا مفتی ظفر اقبال چیچہ وطنی، (۱۴) حضرت قاری محمد زاہد اقبال چیچہ وطنی، (۱۵) جناب محمد خالد مسعود ایڈووکیٹ تلہ گنگ، (۱۶) حضرت مولانا قاری عبیدالرحمن تلہ گنگ، (۱۷) حضرت مولانا غلام مرتضیٰ ڈسکہ، (۱۸) حضرت مولانا محمد اسحاق ڈسکہ، (۱۹) مولانا مفتی محمد افضال چنیوٹ، (۲۰) مولانا محمد عارف چنیوٹ، (۲۱) حضرت مولانا حاجی محمد منشاء چنیوٹ، (۲۲) حاجی محمد جمیل چنیوٹ، (۲۳) حضرت پیر صفدر حسین چنیوٹ، (۲۴) حضرت پیر عابد علی چنیوٹ، (۲۵) حاجی عبدالرحمن چارسدہ، (۲۶) حضرت مولانا مفتی محمد یار چارسدہ، (۲۷) حضرت مولانا فقیر اللہ اختر سیالکوٹ، (۲۸) جناب وحید گل ایم. پی. اے ن لیگ، لاہور، (۲۹) جناب علامہ رجیع اللہ لاہور، (۳۰) ڈاکٹر محمد فاروق لاہور، (۳۱) حضرت مولانا غلام مصطفےٰ چناب نگر، (۳۲) سید ضیاء الحسنین شاہ چناب نگر، (۳۳) حضرت مولانا ملک خلیل احمد چنیوٹ، (۳۴) مولانا محمد رضوان عزیز چناب نگر، (۳۵) پروفیسر صفدر حسین قریشی چناب نگر، (۳۶) رانا امان اللہ چناب نگر، (۳۷) سید نور الحسن شاہ چنیوٹ، (۳۸) مولانا عبدالواحد نفیسی چنیوٹ (۳۹) جناب عبدالرؤف روفی مانسہرہ، (۴۰) جناب شیخ عبدالغفار پنوں عاقل، (۴۱) جناب محمد رمضان بگھیلا ہڑپہ۔

تقریری مقابلہ میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کرام کی فہرست درج ذیل ہے:

رول نمبر	نام طالبعلم مع ولدیت	ضلع	پوزیشن
76	محمد وقاص بن سارنگ علی	فیصل آباد	اوّل
753	محمد خرم شہزاد بن محمد عبدالستار	سرگودھا	دوم
271	معاذ احمد بن مطیع الحق	اٹک	سوم

امتحان میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کرام کی فہرست درج ذیل ہے:

رول نمبر	نام طالبعلم مع ولدیت	ضلع	حاصل کردہ نمبر	پوزیشن
449	نوید اقبال بن پیر زمان خان	صوابی	257	اوّل
44	محمد اشفاق بن محمد صادق	بہاول پور	242	دوم
807	اعجاز علی بن گلزار محمد	مردان	240	سوم

امسال کے تجربہ کے بعد آئندہ سال کے لئے فیصلہ کیا گیا:

۱...... امسال کورس میں شرکت کرنے والے حضرات اگلے سال مزید رفقاء کو بھجوائیں۔ خود تشریف نہ لائیں۔

۲...... اگلے سال کا داخلہ گزشتہ سال کی کمپیوٹرائزڈ فہرستوں کی چھان بین کے بعد ہو۔ تاکہ دوبارہ حضرات شرکت نہ کریں۔

۳...... اگلے سال حاضری کے بعد تعلیم کے آغاز پر ہی تمام کمروں کو مقفل کر دیا جائے۔ اس کے لئے مستقل حضرات کی ڈیوٹی لگائی جائے۔

۴...... سبق کے دوران تمام گیٹ بند کر دیئے جائیں۔ کسی نے باہر جانا ہو تو تحریری اجازت نامہ مجاز اتھارٹی سے حاصل کئے بغیر نہ جاسکیں۔

۵...... دو ٹائم کی حاضری کے علاوہ گاہے بگاہے معمول سے ہٹ کر بھی حاضری لی جائے۔ تاکہ شرکاء کی اسباق میں غیر حاضری کا کوئی چانس باقی نہ رہنے دیا جائے۔

۶...... رول نمبر کے اعتبار سے ہر دس ساتھیوں پر مشتمل گروپ بنائے جائیں۔ ان کے امیر مقرر کئے جائیں۔ جو اپنے رفقاء کی حاضری کی رپورٹ دیتے رہیں۔ اس سے نظم مزید بہتر ہو سکے گا۔

اختتامی تقریب کے سٹیج سیکرٹری مولانا عزیز الرحمٰن ثانی تھے۔ آپ نے آٹھ بجے سے گیارہ بجے تک برابر ڈائس پر کھڑے رہ کر کارروائی کو چلایا۔ اختتامی دعا حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب مدظلہ نے فرمائی۔ مہمانوں نے کھانا تناول کیا اور گھروں کو جانا شروع ہوئے۔ عصر کے بعد تک مہمانوں کے تشریف لے جانے کا عمل مکمل ہوا۔ ان گنت تعریفیں حق تعالیٰ کی جس کے بے پایاں کرم کی بارش اس کورس پر ہر لمحہ جاری رہی۔ ان گنت بار درود و سلام حضرت خاتم النبیین ﷺ کی روح پر فتوح پر جن کی عظمتوں کے جھنڈے ان شرکاء کورس کے ذریعہ ملک بھر میں بلند ہوں گے اور آپ کے اعزاز و وصف خاص ختم نبوت کا پھریرا چاردانگ عالم میں مزید در مزید بلند تر ہوتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کی ان خدمات کو حق تعالیٰ شرف قبولیت سے سرفراز فرمائیں اور تمام رفقاء کو بے ریا اس خالص مقبول عمل کے لئے بیش از بیش خدمت کی توفیق رفیق فرمائیں۔ آمین بحرمة النبی الکریم!

ڈپٹی چیئرمین سینٹ پر حملہ کی مذمت

جمعیت علماء اسلام کے صد سالہ عالمی اجتماع کی ہر اعتبار سے کامیابی نے جہاں اسلام اور مسلمانوں کے بارہ میں مغربی قوتوں اور دین دشمنوں کے پھیلائے گئے کئی خدشات واعتراضات کا مثبت اور مسکت جواب دے دیا تھا۔ وہاں یہ بات بھی روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ پاکستان اب بھی اسلام کا قلعہ اور یہاں کی عوام دین، مذہب اور اسلامی نظام کے نفاذ کی خواہاں ہے۔ اسی طرح اس اجتماع سے دنیا کو یہ پیغام بھی ملا کہ جمعیت علماء اسلام ہی وہ واحد نظریاتی جماعت ہے جو دلیل کی بنیاد پر بات کرتی ہے اور تمام باشندگانِ پاکستان کی یہ واحد نمائندہ جماعت ہے جو پاکستان کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کی محافظ ہے۔ اس لئے پاکستان میں امن کی دشمن لابیوں نے نئی صف بندی شروع کردی اور انہوں نے اس جماعت کے قائدین پر ایک بار پھر سفاکانہ اور دہشت گردانہ حملے شروع کردیئے:

”اخباری اطلاعات کے مطابق کوئٹہ سے ۵۰ کلومیٹر دور مستونگ میں ڈپٹی چیئرمین سینیٹ اور جے یو آئی کے مرکزی سیکریٹری جنرل مولانا عبدالغفور حیدری کے قافلے پر خودکش حملے میں ۳۰ر افراد شہید اور عبدالغفور حیدری سمیت ۳۷ر زخمی ہوگئے۔ کئی گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔ جاں بحق ہونے والوں میں مولانا عبدالغفور حیدری کا اسٹاف افسر، ڈرائیور اور جے یو آئی کوئٹہ کے نائب امیر بھی شامل ہیں۔ دھماکے سے متعدد گاڑیوں کے پرخچے اڑگئے۔ مستونگ اور کوئٹہ کے ہسپتالوں میں ایمرجنسی نافذ کردی گئی۔ جمعہ کے روز مستونگ کے کلی غلام پڑنگ آباد میں مولانا عبدالغفور حیدری، مدرسہ میں فارغ التحصیل طالبات کے لئے شال پوشی کانفرنس سے خطاب کے بعد واپسی کے لئے مدرسے کے باہر گاڑی میں بیٹھے ہی تھے کہ خودکش حملہ آور نے قافلے سے موٹر سائیکل ٹکرادی۔ شدید زخمیوں کو سی ایم ایچ کوئٹہ منتقل کردیا گیا۔ وزیر داخلہ بلوچستان سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ مستونگ دھماکے کی تحقیقات جاری ہیں۔ حملہ آور کا ڈی این اے ٹیسٹ کیا جائے گا۔ کمانڈر سدرن کمانڈ لیفٹیننٹ جنرل عامر ریاض نے سی ایم ایچ کوئٹہ میں ڈپٹی چیئرمین سینیٹ ودیگر زخمیوں کی عیادت کی اور ان کی صحت یابی کی دعا کی۔ وزیر اعلیٰ نواب ثناء اللہ زہری کی ہدایت پر صوبائی سیکریٹری صحت عصمت اللہ کاکڑ نے بھی زخمیوں کو بہتر علاج فراہم کرنے کے اقدامات کا جائزہ لینے کے لئے ہسپتالوں کا دورہ کیا۔“ (روزنامہ ایکسپریس کراچی،۱۳ر مئی ۲۰۱۷ء)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ، نائب امیر مرکزیہ حضرت حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ وحضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف، ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ، حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، حضرت مولانا محمد

اسماعیل شجاع آبادی صاحب اور دیگر حضرات نے حضرت مولانا عبدالغفور حیدری صاحب پر دہشت گردانہ حملے کی بھرپور مذمت کی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس سانحہ کی جلد از جلد تحقیقات کو مکمل کر کے اس کے کرداروں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

پاکستانی عوام بڑی باریک بینی سے جائزہ لے رہی ہے کہ اگر کسی قوال یا گویئے یا بے دین شخص پر کوئی حملہ ہوتا ہے تو انتظامیہ اوپر سے نیچے تک متحرک اور الرٹ ہوجاتی ہے۔ ان کے قاتل، سہولت کار اور تعاون کرنے والے سب بہت جلد منظر عام پر آجاتے ہیں اور ان کو سزائیں بھی ہوجاتی ہیں۔ لیکن اگر کسی عالم دین یا مذہبی شخصیت پر کوئی حملہ ہوتا ہے تو اس کے قاتلوں کو پکڑنا تو دور کی بات ہے۔ ایسے سانحات کو ہی چند دنوں کے بعد ذہنوں اور منظر عام سے بالکل محو کر دیا جاتا ہے۔ کیا کہا جائے کہ علماء اور دینی طبقہ اس ملک کے باسی نہیں؟ کیا ان کے کوئی حقوق نہیں؟ آخر ارباب اقتدار روز محشر احکم الحاکمین کے سامنے کیا جواب دیں گے؟۔

حکمرانوں اور ارباب اختیار کو یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہئے کہ حضرت مولانا عبدالغفور حیدری، صرف عالم دین اور جمعیت علماء اسلام کے جنرل سیکریٹری نہیں۔ بلکہ آپ سینیٹ کے ڈپٹی چیئرمین بھی ہیں اور ان پر حملہ براہ راست حکومتی ایوانوں کو نشانہ بنانا ہے۔ کل کا مورخ یہ نہیں لکھے گا کہ مولانا عبدالغفور حیدری پر حملہ ہوا۔ بلکہ وہ کہے گا کہ ایوان بالا کے نائب پر حملہ ہوا تھا اور حکومت اتنی بے بس تھی کہ وہ ان پر حملہ آوروں کو نہیں پکڑ سکی۔ جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ کے نائب امیر حضرت مولانا قاری محمد عثمان صاحب کے اس بیان میں بڑا وزن ہے کہ ڈپٹی چیئرمین سینیٹ مولانا عبدالغفور حیدری کو بلٹ پروف گاڑی اور سیکورٹی مہیا نہ کرنا خود سوالیہ نشان ہے۔

”اس موقع پر صدر ممنون حسین اور وزیراعظم نواز شریف نے مستونگ میں ڈپٹی چیئرمین سینیٹ مولانا عبدالغفور حیدری کے قافلے پر حملے میں قیمتی جانوں کے ضیاع پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے زخمیوں کو بہترین طبی سہولیات فراہم کرنے کے لئے ہدایت کی۔ انہوں نے مولانا عبدالغفور حیدری سمیت دیگر زخمیوں کی جلد صحت یابی، شہدأ کے درجات کی بلندی اور سوگوار خاندانوں کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔ صدر مملکت نے حملہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ پوری قوم دہشت گردی کا جوانمردی سے مقابلہ کررہی ہے۔ سیکورٹی فورسز پورے ملک میں دہشت گردوں کا پیچھا کر رہی ہیں۔ آخری دہشت گرد کے خاتمہ تک کارروائیاں جاری رکھی جائیں گی۔ وزارت داخلہ کے مطابق وزیر داخلہ چوہدری نثار نے دھماکا کی شدید مذمت کرتے ہوئے مولانا عبدالغفور حیدری سے خیریت دریافت کی۔ جبکہ ایف سی اور بلوچستان پولیس سے واقعہ کی رپورٹ طلب کرلی ہے۔ جمعیت علمائے اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن نے مستونگ میں عبدالغفور حیدری پر ہونے والے خودکش حملے کی شدید مذمت کرتے ہوئے اس واقعہ کو پاکستان میں جے

یو آئی کی امن کاوشوں پر حملہ قرار دیا ہے۔ انہوں نے پارٹی کے ڈپٹی سیکریٹری جنرل مولانا امجد خان سے گفتگو اور ٹیلیفون پر جماعت کے ذمہ داروں سے اس واقعہ کی تفصیلات بھی معلوم کیں۔ مولانا فضل الرحمٰن نے پارلیمنٹ لاجز میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ حملہ شکست خوردہ عناصر کی کارروائی ہے جو ملک کو غیر مستحکم کرنا چاہتے ہیں۔ ہم پاکستان، آئین پاکستان، جمہوریت اور قانون کی بالادستی کے ساتھ کھڑے ہیں اور اپنا سفر جاری رکھیں گے۔ تمام مکاتب فکر کے علماء کرام مسلح جدوجہد کو مسترد کر چکے ہیں۔ مستونگ واقعہ کے خلاف اتوار کے روز پورے ملک میں یوم سوگ اور یوم احتجاج منایا جائے گا۔ دریں اثنا وزیر مملکت برائے اطلاعات ونشریات مریم اورنگزیب نے تعزیتی پیغام میں کہا کہ دہشت گردوں کا کوئی دین اور مذہب نہیں ہے۔ دہشت گردی کے خاتمے تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ دہشت گردی کے عفریت کو ختم کرنے کے لئے پاکستانی عوام کا جذبہ قربانی دنیا میں بے مثال ہے۔ چیئر مین سینیٹ رضا ربانی، قائد ایوان سینیٹ راجہ ظفر الحق اور قائد حزب اختلاف اعتزاز احسن نے دھماکے کی شدید مذمت کرتے ہوئے شہدأ کے لئے مغفرت اور لواحقین کے لئے صبر کی دعا کی۔'' (روزنامہ ایکسپریس کراچی، ۱۳؍مئی ۲۰۱۷ء)

اللہ تعالیٰ اس سانحہ میں شہید ہونے والوں کی مغفرت فرمائے۔ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ زخمیوں کو جلد از جلد صحت یابی سے ہمکنار فرمائے اور پاکستان کو امن وسلامتی کا گہوارہ بنائے۔ آمین!

وجود باری تعالیٰ کی دلیل

چند لوگ امام ابوعبداللہ بن ادریس الشافعی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا اللہ عزوجل کے وجود پر کوئی دلیل بیان کریں؟

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے پل بھر کے لئے سوچا اور ان سے فرمایا کہ وجود باری تعالیٰ پر دلیل کے لئے تو بس یہ شہتوت کا پتا ہی کافی ہے۔ لوگوں نے اس عجیب وغریب جواب پر تعجب کا اظہار کیا اور کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر دلیل یہ شہتوت کا پتا؟ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: شہتوت کے پتے کا مزہ تو ایک ہی ہے۔ مگر جب اسے ریشم کا کیڑا کھاتا ہے تو وہ ریشم نکالتا ہے۔ جب شہد کی مکھی کھاتی ہے تو وہ شہد دیتی ہے اور جب ہرن کھاتا ہے تو مشک کی پیاری خوشبو دیتا ہے۔ پھر وہ کون سی ہستی ہے جس نے ایک ہی چیز کو مختلف رنگ اور خواص دیئے ہیں۔ یقیناً وہ ہستی اللہ تعالیٰ ہی کی ہے جس نے اس عظیم کائنات کو پیدا فرمایا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اس فیصلہ کن جواب نے سائلین کو متحیر کر دیا اور انہیں شہتوت کے پتے میں اللہ تعالیٰ کے وجود پر مستحکم دلیل مل گئی۔ (مراسلہ: رانا محمد طارق سلیم)

محسن کائنات ﷺ کا تحفہ قبول کیجئے

مفتی محمد عمر فاروق

اللہ تعالیٰ کے بعد انسانوں پر سب سے بڑا احسان اس نبی ورسول کا ہوتا ہے جس کے ذریعہ ان کو ایمان کی دولت عظمیٰ نصیب ہوئی۔ اس امت کو کفر کی ظلمتوں اور تاریکیوں سے نجات دلاکر نور ایمان کی دولت سے بہرہ ور کرنے والے اللہ تعالیٰ کے محبوب اور آخری نبی مرسل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔اس لئے یہ امت اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے زیادہ آنحضرت ﷺ کی ممنون احسان ہے۔ پھر جس طرح اللہ تعالیٰ جو خالق ومالک اور پروردگار ہے۔اس کا حق ہے کہ اس کی تسبیح وتقدیس اور عبادت کی جائے۔اس کی عظمت اور کبریائی کا اعتراف کر کے اس کے سامنے نیازمندی کی جائے۔

اسی طرح اس کے پیغمبروں کا بھی حق ہے کہ ان پر درودوسلام بھیجا جائے۔یہ دراصل ان محسنوں کی بارگاہ میں عقیدت ومحبت کا ہدیہ، وفاداری ونیازکشی کا نذرانہ اور ممنونیت وسپاس گذاری کا اظہار ہوتا ہے۔ ورنہ بادشاہوں کو فقیروں اور مسکینوں کے ہدیوں اور تحفوں کی کیا ضرورت؟

ہمارے ہدیئے اور تحفے کی مثال تو ایسی ہے جیسے کوئی بڑے بادشاہ کے دربار میں جاتے ہوئے بادشاہ کی خوشنودی اور قرب حاصل کرنے کے لئے ہدیہ یا تحفہ بطور نذرانہ ساتھ لے جائے۔ جب کہ درحقیقت اس بادشاہ کو نذرانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

قدیم زمانہ میں ایک دیہاتی نے ارادہ کیا کہ میں بغداد جاکر بادشاہ اور امیرالمومنین سے ملاقات کروں اور وہ آج کل کے بادشاہ کی طرح نہیں ہوتے تھے کہ چھوٹی سی ریاست لے کر بیٹھ گئے اور بادشاہ بن گئے۔ بلکہ اس وقت بغداد کے خلیفہ کی آدھی دنیا پر حکومت تھی۔ بہرحال جاتے وقت اس دیہاتی نے اپنی بیوی سے مشورہ کیا کہ میں بادشاہ کے دربار میں جارہا ہوں تو اس کے لئے کوئی تحفہ اور نذرانہ بھی لے کر جانا چاہئے۔اب کیا تحفہ لے کر جاؤں؟ جو بادشاہ کے لائق ہو اور بادشاہ اس کو دیکھ کر خوش ہو جائے۔ بیوی نے مشورہ دیا کہ ہمارے گھر کے مٹکے میں جو پانی ہے۔ وہ کنویں کا صاف شفاف اور میٹھا پانی ہے۔ ایسا پانی بادشاہ کو کہاں میسر آتا ہوگا؟ لہٰذا یہ پانی لے جاؤ۔اس دیہاتی کی عقل میں بیوی کی بات آگئی۔اس نے وہ پانی کا گھڑا سر پر اٹھایا اور بغداد کی طرف چل دیا۔

جب بادشاہ کے دربار میں حاضری ہوئی تو عرض کیا کہ حضور! میں آپ کی خدمت میں ایک تحفہ لے

کر آیا ہوں۔ بادشاہ نے پوچھا: کیا تحفہ لائے ہو؟ اس دیہاتی نے وہ مٹکا پیش کر دیا اور کہا یہ میرے گاؤں کے کنویں کا صاف شفاف اور میٹھا پانی ہے۔ یہ آپ کے لئے نذرانہ ہے۔ آپ قبول فرمالیں۔

بادشاہ نے اس کی دلجوئی کے لئے اس پانی کی تعریف کی اور حکم جاری کیا کہ اس کے عوض اس کو ایک گھڑا اشرفیوں سے بھر دو۔ بادشاہ نے اس دیہاتی کو رخصت کرتے وقت اپنے کارندے سے کہا کہ ساتھ جاؤ اور جاتے ہوئے اس کو دریائے دجلہ کی طرف سے لے کر جانا جس کا پانی نہایت صاف شفاف اور میٹھا تھا۔

اسی طرح سرکار دو عالم ﷺ بھی ہم فقیروں اور مسکینوں کے تحائف اور ہدایا کے محتاج نہیں۔ بلکہ حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے عطاء کئے گئے ہدایا اور تحائف اتنے عظیم ہیں کہ دجلہ کے پانی کے مقابلے میں دیہاتی کے باسی پانی کا مٹکا بطور مثال پیش کرنا بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

مگر محسن کائنات ﷺ کی شفقت پر قربان جائیں جو ہمارے ہدایا اور تحائف قبول فرما کر اس سے بہت ہی عمدہ تحفے اور ہدایا سے نواز کر دلجوئی اور عزت افزائی فرماتے ہیں۔ چنانچہ سیرت طیبہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جب کوئی شخص حضور ﷺ کی خدمت میں ہدیہ اور تحفہ لاتا تو آپ ﷺ کوشش فرماتے کہ اس کے جواب میں اس سے بہتر تحفہ اس کو پیش کریں۔ تاکہ اس کی مکافات ہوجائے۔ ساری زندگی آپ ﷺ کا یہی معمول رہا۔

درود شریف بھی حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ہدیہ اور تحفہ ہے اور چونکہ ساری زندگی آپ ﷺ کا معمول مبارک یہ تھا کہ جواب میں اس سے بڑھ کر ہدیہ عنایت فرماتے تھے۔ تو آج جب ملائکہ یہ کہہ کر آپ ﷺ کی خدمت میں درود شریف پیش کریں گے کہ آپ کے فلاں بن فلاں امتی نے آپ کی خدمت اقدس میں درود شریف کا یہ تحفہ بھیجا ہے تو ساری زندگی کے معمول مبارک اور آپ ﷺ کی شان کریمی کا تقاضا یہ ہے کہ آپ ﷺ اس ہدیہ کا جواب بھی اپنی شایان شان ضرور عنایت فرمائیں گے۔ جوابی ہدیہ کی صورت یہ ہوگی کہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے کہ جس طرح اس بندے نے میری روح کو تسکین پہنچانے کے لئے مجھے درود وسلام کا ہدیہ بھیجا ہے۔ اے اللہ! اس بندے کی تمام حاجتیں پوری فرما اور اس کی پریشانیاں دور فرما کر اس کے دل مضطر کو قرار نصیب فرما۔

ہمارے اکابر بالخصوص شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی ؒ کا معمول بھی یہی رہا کہ ہر حاجت، ہر بیماری، ہر پریشانی، ہر غم، ہر دکھ، ہر تکلیف، ہر مصیبت اور ہر مشکل سے نجات کے لئے کثرت سے درود شریف کی تلقین وتاکید فرماتے تھے۔

حضرت مولانا محمد عابد مدنی مدظلہ فرمایا کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں جب کوئی شخص شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی ؒ سے اپنی حاجت اور پریشانی کا اظہار کرتا اور دعاؤں کی درخواست

کرتا تو شیخ الحدیث ﷫ فرماتے تین تسبیح درود شریف پڑھ کر دعا کرلو۔ اگر وہ شخص بہت ہی زیادہ پریشانی کا اظہار کرتا تو شیخ الحدیث ﷫ فرماتے کہ پھر پانچ تسبیح پڑھ کر دعا کرلو۔

حضرت مولانا منظور احمد نعمانی مدظلہ فرماتے ہیں کہ: ''مدرس حرم مکی حضرت مولانا محمد مکی حجازی مدظلہ پر ایک مقدمہ تھا۔ مدینہ منورہ گئے تو شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا کاندھلوی ﷫ سے مقدمہ کے سلسلہ میں دعاؤں کی درخواست کی تو حضرت شیخ الحدیث ﷫ نے فرمایا: مکی! بڑے عجیب آدمی ہو۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی موجودگی کے باوجود مجھ سے دعا کا کہتے ہو؟ جاؤ! روضہ مبارک پر جاکر میرا سلام بھی عرض کرو اور اپنے لئے دعاء کی درخواست بھی کرو۔

مکی صاحب فرماتے ہیں کہ میں گیا۔ دعا کی درخواست کی۔ حضرت کی طرف سے سلام بھی عرض کیا۔ بمشکل تین یا چار دن گزرے ہوں گے کہ پاکستان سے فون آگیا کہ مسئلہ حل ہوگیا۔ مقدمہ ختم ہوگیا ہے اور عدالت نے آپ کو بری کردیا ہے۔ سبحان اللہ!

اب حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں دعا کی درخواست کرنے اور آپ ﷺ سے ہدایا حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ ﷺ پر کثرت سے درود شریف بھیجیں۔ اس کے جواب میں آپ ﷺ ہمارے حق میں دعا فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ کے محبوب محمد مصطفیٰ ﷺ کی خدمت اقدس میں صلوٰۃ وسلام، عقیدت ومحبت کا ہدیہ ونذرانہ پیش کرنے والا ''محب امتی'' جس حال میں ہوگا اللہ تعالیٰ اس کے حال اور اپنی شان کے مناسب اسے راحت وسکون، خوشحالی، کامیابی وکامرانی، صحت وعافیت اور سلامتی کی بیش بہا نعمتوں کا اپنے محبوب ﷺ کی جانب سے جوابی ہدیہ اور تحفہ عنایت فرماکر اپنے اور اپنے محبوب ﷺ کے محب اور محبوب بندوں میں شامل فرمائیں گے۔

فرمان نبوی ہے:

تہادوا تحابوا ایک دوسرے سے ہدایا کا تبادلہ کیا کرو...... اس سے محبت بڑھتی ہے۔

تو پھر تاخیر کس بات کی ہے......!

زندگی کے ہیں دو ''جہاں''
اک یہ ''جہاں'' اِک وہ ''جہاں''
ان دونوں جہانوں کے درمیان
بس اِک فاصلہ ہے سانس کا
جو چل رہی ہے تو یہ ''جہاں''
جو رُک گئی تو وہ ''جہاں''
سانسوں کی اس مالا میں
موتی پرو لو ''درود'' کے
پھر یہ ''جہاں'' ہو یا وہ ''جہاں''
ہمارے ساتھ ہوں گے تاجدار دوجہاں

سید الشہداء ...... سیدنا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب

حافظ محمد انس

سیدنا حضرت حمزہؓ کا شمار شہدائے اسلام کے ان صحابہ کرامؓ میں ہوتا ہے جن کے جلیل القدر ہونے پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے۔ آپ کے حسب ونسب کے لئے اتنا جان لینا کافی ہے کہ آپ رحمت عالم ﷺ کے چچا اور آپ ﷺ کے والد محترم حضرت عبداللہ کے علاتی بھائی تھے۔ حضرت حمزہؓ کی کنیت ابوعمارہ بھی تھی اور ابو یعلیٰ بھی۔ سید الشہداء، اسد اللہ اور اسد الرسول آپ کے مشہور القاب ہیں۔ قریش کے نامور بہادر شخصیات میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ سیر و شکار آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔ بعثت کے بعد رحمت عالم ﷺ کو دعوت توحید اور کلمہ حق بلند کرتے ہوئے ایک عرصہ بیت چکا تھا۔ لیکن حضرت حمزہؓ نے رحمت دو عالم ﷺ سے بے پناہ محبت کے باوجود کبھی دعوت حق کی طرف توجہ نہ کی۔ انہوں نے اپنی زندگی کا مقصد تازہ شکار کرنا اور کھانا بنا رکھا تھا۔ ان کے دن رات کے اس مشغلہ کے دوران پیش آنے والے ایک واقعہ نے ان کی ایمانی وقلبی دنیا کو ایسا بدلا کہ وہ دین حق کے ایک جانباز سپاہی بن گئے۔

ایک روز رحمت عالم ﷺ دار ارقم سے نکل کر صفا کے قریب سے گزر رہے تھے یا دعوت توحید دے رہے تھے کہ ابوجہل کا گزر بھی اسی طرف ہوا۔ اس کے ساتھ اس کے دو ساتھی اور بھی تھے۔ ابوجہل نے رحمت عالم ﷺ کو دیکھا تو اس کے جسم و جاں میں آگ بھڑک اٹھی اور اس نے رحمت عالم ﷺ کو بے تحاشا گالیاں دینا شروع کیں اور دین حق سے متعلق بھی نازیبا الفاظ استعمال کئے۔ بعض روایات میں ہے کہ ابوجہل نے حضور ﷺ پر مٹی اور گوبر بھی پھینکا۔ رحمت عالم ﷺ نے صبر وتحمل سے کام لیا اور ابوجہل کی کسی بات یا فعل کا کوئی جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ ابوجہل تھک ہار کر بکتا ہوا چلا گیا۔ رحمت عالم ﷺ بھی اس جگہ سے تشریف لے گئے۔ اتفاق یہ ہوا کہ بنو تیم کے رئیس عبداللہ بن جدعان کی لونڈی کوہ صفا پر اپنے گھر میں بیٹھی یہ سارا واقعہ دیکھ رہی تھی۔ حضرت حمزہؓ شکار سے واپسی پر اسی جانب آنکلے۔ حضرت حمزہؓ کو دیکھ کر وہ لونڈی مخاطب ہوئی اور کہا کہ اے ابوعمارہ! کاش کہ تھوڑی دیر پہلے تم یہاں موجود ہوتے تو دیکھتے کہ عمرو بن ہشام یعنی ابوجہل نے تمہارے بھتیجے کے ساتھ کیسی بدسلوکی کی ہے۔ نہایت سخت گالیاں بھی دیں اور بری طرح ستایا بھی۔ لیکن ابن عبداللہ (ﷺ) نے کوئی جواب نہ دیا اور وہ واپس چلے گئے۔ بعض جگہ یہ بھی آتا ہے کہ حضرت صفیہؓ بنت عبدالمطلب نے اپنے بھائی حضرت حمزہؓ کو اس واقعہ سے آگاہ کیا۔

حضرت حمزہؓ کا یہ سننا تھا کہ آپ کی غیرت وحمیت جوش میں آئی۔ سیدھا خانہ کعبہ کا رخ کیا۔

جہاں ابو جہل مشرکین مکہ کی مجلس میں بیٹھ کر لایعنی باتوں میں مشغول تھا۔ حضرت حمزہؓ نے وہاں پہنچ کر اپنی کمان اس کے سر پر دے ماری۔ جس کی وجہ سے زخم بھی ہوا اور خون بھی جاری ہوا۔ پھر گرج دار آواز میں کہا کہ: ”تو محمد (ﷺ) کو گالیاں دیتا ہے۔ میں بھی انہی کے دین پر ہوں جو کچھ وہ کہتے ہیں میں بھی وہی کہتا ہوں۔ اگر تجھ میں ہمت ہے تو ذرا مجھے بھی گالیاں دے کر دیکھ۔“

ابو جہل کو لہولہان دیکھ کر بنو مخزوم کے کچھ لوگ حمایت میں کھڑے ہو گئے۔ حضرت حمزہؓ پر حملے کا ارادہ کیا۔ لیکن ابو جہل نے یہ کہہ کر روک دیا کہ ابو عمارہ کو چھوڑ دو۔ میں نے اس کے بھتیجے کو گالیاں دی ہیں جن کی وجہ سے اس کو غصہ آ گیا ہے۔ ابو جہل کے حامیوں نے کہا کہ حمزہ! شاید تم بھی بے دین ہو گئے ہو۔ حضرت حمزہؓ نے فرمایا: ”میرا دین بھی وہی ہے جو محمد (ﷺ) کا ہے جب مجھ پر حق واضح ہو چکا ہے تو مجھے قبول اسلام سے کون باز رکھ سکتا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور جو کچھ وہ کہتے ہیں وہ سراسر حق ہے۔ خدا کی قسم میں اب اس بات سے ہرگز نہیں پھر سکتا۔ تم سچے ہو تو مجھے روک کر دیکھ لو۔“

حضرت حمزہؓ نے جوش حمیت میں اپنے اسلام کا اعلان تو کر دیا۔ لیکن جب گھر پہنچے تو دل میں وسوسہ پیدا ہوا کہ: ”میں نے قریش کا سردار ہوتے ہوئے محمد کا دین قبول کر لیا اور اپنے آبائی دین سے پھر گیا۔ یہ بڑی شرم کی بات ہے۔ اس سے تو مرجانا ہی اچھا ہے۔“ اسی وسوسہ اور تردد میں انہوں نے اللہ سے دعا کہ: ”اے اللہ! یہ راستہ جو میں نے اختیار کیا ہے اگر اس میں کوئی بھلائی ہے تو میرے دل کو اس کی تصدیق سے سکون وتسلی بخش۔ وگرنہ جس چیز کے اندر میں مبتلا ہوں میرے لئے اس سے نکلنے کی کوئی صورت پیدا کر دے۔“

اسی کشمکش میں رات گزاری۔ صبح ہوتے ہی رحمت عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ذہنی الجھن کا حال بیان کیا۔ رحمت عالم ﷺ نے اسلام کی حقانیت سمجھائی۔ اللہ کا خوف دلایا اور قبول حق کے بدلے جنت کی بشارت دی۔ رحمت عالم ﷺ کے ارشادات سن کر حضرت حمزہؓ کا دل یقین اور ایمان کے نور سے منور ہو گیا اور پکار اٹھے: ”میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ صادق ہیں۔ آپ اپنے دین کا خوب اظہار کیجئے۔ واللہ! مجھے یہ بات بالکل پسند نہیں کہ میرے اوپر آسمان سایہ فگن ہو اور میں اپنے پہلے دین پر قائم رہوں۔“

قبول اسلام کے بعد حضرت حمزہؓ کا بیشتر وقت دار ارقم میں آپ ﷺ کی خدمت میں گزرنے لگا۔

سن تین ہجری ماہ شوال میں غزوہ احد پیش آیا۔ اس غزوہ کے لئے ہندہ نے اپنے باپ عتبہ کا اور جبیر بن مطعم نے اپنے چچا طعیمہ کا انتقام لینے کے لئے وحشی کو حضرت حمزہؓ کے قتل پر آمادہ کر کے اس کو آزاد کرنے اور انعامات سے نوازنے کا وعدہ کر رکھا تھا۔ غزوہ میں وحشی نے موقع پا کر اپنا بھالا حضرت حمزہؓ کو مارا۔ حضرت حمزہؓ نے اس پر حملہ کرنا چاہا۔ مگر آپ لڑکھڑا کر گر پڑے اور آپ کی روح مطہر

عالم بالا کو پرواز کر گئی۔ حضرت حمزہ ؓ کی شہادت پر مشرکین کو کمال درجے کی مسرت ہوئی اور ان کی عورتوں نے خوشی کے ترانے گائے۔ ہندہ بنت عتبہ نے اپنے دل کی بھڑاس یوں نکالی کہ سیدنا حمزہ ؓ کی لاش مبارک سے کان، ناک، ہونٹ کاٹ لئے۔ اس کے بعد شکم چاک کر کے جگر نکالا اور چبا چبا کر نگلنے کی کوشش کی۔ مگر نگل نہ سکی۔

اس غزوہ میں ستر جاں نثار صحابہ کرام ؓ نے جام شہادت نوش فرمایا۔ خود رحمت عالم ﷺ بھی اس لڑائی میں شدید زخمی ہوئے۔ لیکن آپ ﷺ کو اپنے جانثاروں کے بچھڑے کا شدید صدمہ تھا۔ لڑائی کے بعد حضور ﷺ میدان جنگ کے جائزے کے لئے نکلے تو میدان جنگ دل دوز منظر پیش کر رہا تھا۔ رحمت عالم ﷺ کی آنکھوں سے سیل اشک رواں تھا۔ گشت کرتے ہوئے آپ ﷺ ایک لاش کے قریب آ کر رک گئے۔ رحمت عالم ﷺ نے اس لاش کو دیکھا تو آپ ﷺ کا دل بھر آیا اور لسان رسالت پر یہ الفاظ جاری ہو گئے: ''تم پر خدا کی رحمت ہو۔ کیونکہ جہاں تک مجھے معلوم ہے تم قرابت داروں کا سب سے زیادہ خیال رکھتے تھے۔ نیک کاموں میں پیش پیش رہتے تھے۔''

حضرت حمزہ ؓ کی حقیقی بہن حضرت صفیہ ؓ بھائی کا حال معلوم کرنے مدینہ سے نکلیں۔ حضور ﷺ نے ان کے صاحبزادے حضرت زبیر ؓ کو بلا کر فرمایا کہ صفیہ ؓ حمزہ ؓ کی لاش نہ دیکھنے پائے۔ حضرت زبیر ؓ نے ان کو لاش پر آنے سے منع کیا تو وہ بولیں کہ میں نے اپنے بھائی کا ماجرا سن لیا ہے۔ حضور ﷺ کی اجازت سے لاش پر گئیں تو بھائی کو ٹکڑے ٹکڑے دیکھ کر آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب بہہ نکلا۔ لیکن انا للہ وانا الیہ راجعون کے سوا زبان سے کچھ نہ نکلا۔ واپس جاتے ہوئے حضرت زبیر ؓ کو دو چادریں دیں کہ اپنے ماموں حضرت حمزہ ؓ کی تکفین ان چادروں میں کر دینا۔ لیکن قریب ہی ایک انصاری صحابی ؓ کی لاش موجود تھی۔ حضرت زبیر ؓ نے دونوں شہیدوں میں ایک ایک چادر تقسیم کر دی۔ حضرت حمزہ ؓ قد آور انسان تھے۔ اس لئے ایک چادر سے جب ان کا سر چھپایا جاتا تو پیر کھل جاتے اور پیر چھپاتے تو سر برہنہ ہو جاتا۔ آخر کار رحمت عالم ﷺ نے فرمایا کہ چہرے اور سر کو چادر سے ڈھانپ دو اور پاؤں پر گھاس ڈال دو۔ اس طرح رسول اللہ ﷺ کے چچا کا جنازہ تیار ہوا تو صحابہ کرام ؓ رونے لگے۔ حضور ﷺ نے پوچھا کہ تم کیوں رو رہے ہو؟ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان۔ آج ہم کو یہ توفیق بھی نہیں کہ آپ ﷺ کے چچا کا سارا بدن کپڑے سے ڈھانپ سکیں۔

سیدنا حضرت حمزہ ؓ کی شجاعت، بہادری، جانبازی، جاں نثاری، عظمت اور جلالت قدر کی ایسی ولولہ انگیز داستانیں موجود ہیں جو ہمیشہ اہل اسلام کے ایمانوں کو جلا بخشتی رہیں گی۔ انہیں صحابہ کرام ؓ کی بے شمار قربانیوں سے جہاں میں دین کی شمعیں پھیلیں ہیں۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ!

اصحاب بدر کا اجمالی تعارف

قسط نمبر:26

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

۲۴۱...... قتادہ بن نعمان بن زید الاوسیؓ

آنجناب کی کنیت ابوعمر تھی۔ آپ حضرت ابوسعید خدریؓ کے والدہ کی طرف سے بھائی تھے۔ آپ عقبہ اور غزوات بدر، احد، خندق اور تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ غزوہ احد میں آپ کی آنکھ زخمی ہو کر نکل کر رخسار پر آ گئی۔ بعض رفقاء نے فرمایا کہ اسے نکال کر پھینک دو۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ پھر حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضور ﷺ نے آنکھ کا ڈیلا اس کے مقام پر رکھ دیا۔ تو وہ دوسری آنکھ سے بھی زیادہ خوبصورت ہوگئی۔ آپ عرب کے بہادر اور فضلاء صحابہ کرامؓ میں سے تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر ان کے ہاتھ میں بنوظفر کا جھنڈا تھا۔ آپ مدینہ میں ۶۵ رسال کی عمر میں فوت ہوئے۔ آپ سے سات احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابوسعید خدریؓ اپنے اخیافی (ماں شریک) بھائی کے متعلق فرماتے ہیں کہ ایک رات گرج چمک کے ساتھ بارش ہورہی تھی تو سرور عالم ﷺ مسجد میں تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا قتادہؓ ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کی جی یارسول اللہ ﷺ! قتادہؓ نے فرمایا مجھے یقین ہوا کہ آج رات نماز میں بہت کم حضرات ہوں گے تو میں نے کہا کہ مجھے ضرور جانا چاہئے۔ اس لئے یارسول اللہ میں حاضر ہوگیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا قتادہ جب جانے لگیں تو مجھے مل کر جائیں۔ میں حاضر ہوا تو سرور دو عالم ﷺ نے مجھے ایک لاٹھی عنایت فرمائی۔ فرمایا کہ یہ لاٹھی دس گز آگے اور دس گز پیچھے روشنی دے گی۔ (ابن ہشام ۲/۳۴۳)

۲۴۲...... قدامہ بن مظعون بن حبیب القرشی الجمعیؓ

آپ کی کنیت ابوعمر تھی بعض نے کہا کہ ابوعمرو تھی۔ والدہ محترمہ خزیمہ بنت الحویرث تھیں۔ حضرت قدامہ کا ایک بیٹا عمر اور بیٹی فاطمہ تھیں۔ اہلیہ محترمہ ہند بنت الولید بن عتبہ تھیں۔ دوسری بیٹی کا نام عائشہ تھا جو فاطمہ بنت ابوسفیان کی بیٹی تھیں۔ آپ نے حبشہ کی طرف دوسری ہجرت کی۔ آپ اپنے بھائیوں عبداللہ اور عثمان کے ساتھ بدر میں شریک ہوئے۔ نیز غزوہ احد و خندق سمیت تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ ۳۶ ہجری میں ۶۸ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ (طبقات ابن سعد ۳/۴۰۱)

۲۴۳...... قطبہ بن عامر بن حدیدۃ الخزرجیؓ

آپ کی کنیت ابوزید تھی۔ والدہ محترمہ کا نام زینب بنت عمرو تھا۔ آپ کی اولاد میں ام جمیل تھیں۔ یہ

بیعت کرنے والوں میں شامل تھیں۔ آپ کی والدہ محترمہ کا نام ام عمرو بنت عمر بن خلید تھا۔ قطبہ عقبہ اولیٰ و ثانیہ دونوں میں شریک ہوئے۔ آپ کا شمار ان چھ حضرات میں ہوتا ہے۔ جو انصار میں سے سب سے پہلے مکہ مکرمہ میں مسلمان ہوئے۔ ان چھ سے پہلے کوئی مسلمان نہیں ہوا تھا۔ آپ کا شمار تیر انداز صحابہ کرامؓ میں ہوتا تھا۔ اپنے بھائی یزید کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ نیز غزوہ احد، خندق سمیت تمام غزوات میں سرور دو عالم ﷺ کے ساتھ شامل رہے۔ فتح مکہ کے موقع پر آپ کے ہاتھ میں بنو سلمہ کا جھنڈا تھا۔ غزوہ احد کے موقع پر آپ کو نو زخم لگے۔ آپ نے غزوہ بدر کے موقع پر دو صفوں کے درمیان پتھر رکھا۔ فرمایا کہ اگر یہ پتھر بھاگ اٹھے گا تو میں بھی بھاگ کھڑا ہوں گا۔ بصورت دیگر نہیں۔ حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں وفات پائی۔ (اسد الغابہ ۴/۴۲۹)

۲۴۴...... قیس ابن السکن بن قیس الخزرجیؓ

یہ ان حضرات میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی مبارک میں قرآن پاک جمع کیا تھا۔ ان کی اولاد یزید، اسحاق اور خولہ تھیں۔ ان کی اہلیہ محترمہ کا نام ام خولہ بنت سفیان تھا۔ آنجناب غزوات بدر، احد، خندق سمیت تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ جسر بن ابی عبید کے موقع پر شہید کئے گئے۔
(طبقات ابن سعد ۳/۵۱۳)

۲۴۵...... قیس ابن ابی صعصعہ بن زید الخزرجیؓ

ابو صعصعہ کا نام عمرو تھا۔ قیس کے تین بھائی صحابیؓ تھے۔ لیکن غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکے۔ ان میں سے حارث ابن ابی صعصعہ مسیلمہ کذاب کے مقابلہ میں ہونے والی جنگ میں شریک ہوئے اور جام شہادت نوش فرمایا۔ ابو کلابؓ اور جابرؓ غزوہ موتہ کے موقع پر شہید ہوئے۔ قیس عقبہ ثانیہ میں ستر انصار کے ساتھ شریک تھے۔ نیز آپ غزوہ بدر و احد میں شریک ہوئے۔ عبداللہ ابن عبدالرحمٰن ابن ابی صعصعہ فرماتے ہیں کہ قیس غزوہ بدر کے موقع پر پیدل دستہ کے امیر مقرر ہوئے یعنی ساقہ پر۔ (الاصابہ ۳/۲۵۱)

۲۴۶...... قیس بن محصن ابن خالد الخزرجیؓ

آپ انصار کے قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کی والدہ محترمہ کا نام امیہ بنت قیس تھا۔ قیس کی ایک بیٹی ام سعد بنت قیس تھیں۔ جن کی والدہ محترمہ کا نام خولہ بنت فاکہ تھا۔ حضرت قیس غزوہ بدر و احد میں شریک ہوئے۔ آپ مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔ (سبل الہدیٰ والرشاد ۴/۱۱۵)

۲۴۷...... قیس بن مخلد بن ثعلبہ الخزرجیؓ

آنجناب کی والدہ محترمہ کا نام الغیلطہ بنت مالک تھا۔ ان کا ایک بیٹا تھا۔ جس کا نام ثعلبہ تھا۔ آپ

بدر واحد میں شریک ہوئے اور احد میں جام شہادت نوش فرمایا۔ جو ماہ شوال المکرم ہجرت کا ۳۲ ویں ماہ ہوا۔
(الاصابہ ۳/۲۶۰)

۲۴۸...... ابوکبشہ الفارسیؓ

آپ کا نام سلیم تھا۔ دوس کی زمین میں پیدا ہوئے۔ بعض حضرات کا قول ہے کہ مکہ مکرمہ کے پیدائشی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں خرید کر کے آزاد فرمایا۔ آپ غزوات بدر، احد، خندق تمام غزوات میں سرور دو عالم ﷺ کے ساتھ شامل رہے۔ ۱۳ھ ہجری میں اس دن انتقال فرمایا۔ جس دن حضرت فاروق اعظمؓ نے خلافت سنبھالی۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ آپ نے حضرت فاروق اعظمؓ کے دور خلافت میں وفات پائی ۲۳ ہجری میں۔ جس دن حضرت عروہ بن زبیر فوت ہوئے۔ (اسد الغابہ ۴/۲۷۵)

۲۴۹...... کعب بن حمار بن ثعلبہ مولی الخزرجیؓ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ آپ کے والد محترم کا نام جماز تھا۔ آپ غزوات بدر و احد میں شریک ہوئے۔ آپ نے اپنے پیچھے کوئی وارث نہ چھوڑا۔ (طبقات ابن سعد ۳/۵۶۰)

۲۵۰...... کعب بن زید بن قیس الخزرجیؓ

آپ کی والدہ محترمہ کا نام لیلیٰ بنت عبداللہ تھا۔ آپ صاحب اولاد تھے۔ آپ کا ایک بیٹا عبداللہ اور ایک بیٹی جمیلہ تھیں۔ آپ کی اہلیہ محترمہ کا نام ام الریاع بنت عبد عمرو تھا۔ آپ بدر، احد اور بیر معونہ میں شریک ہوئے۔ غزوہ خندق میں بھی شریک ہوئے۔ غزوہ خندق میں جام شہادت نوش فرمایا۔ آپ کو ضرار بن خطاب نے قتل کیا تھا۔ یہ ذی قعدہ ۵ھ ہجری کا واقعہ ہے۔ (ابن ہشام ۲/۲۶۳)

طواف کی ابتداء کیسے ہوئی

ملا علی قاری ؒ نے اپنے رسالہ اسرار الحج میں لکھا ہے کہ امام زین العابدین ؒ سے کسی نے پوچھا کہ طواف کی ابتداء کیسے ہوئی؟۔ تو انہوں نے فرمایا: جب اللہ رب العزت نے فرشتوں کو خطاب کر کے فرمایا ''انی جاعل فی الارض خلیفہ'' تو اس پر فرشتوں نے جو کچھ کہا وہ تو آپ حضرات کو معلوم ہی ہے۔ اس کے جواب میں اللہ رب العزت نے یہ جو فرمایا: ''انی اعلم مالا تعلمون''

اس کلام کے سیاق و سباق سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ جلال میں تھے۔ فرشتوں نے جب یہ دیکھا تو وہ کانپ گئے اور وارفتگی کے عالم میں عرش عظیم کے اردگرد طواف کرنا شروع کر دیا۔ اللہ رب العزت کو یہ بات بہت پسند آئی اور فرمایا کہ بالکل اس کے نیچے کرۃ الارض میں بھی ایک گھر تعمیر کرو جہاں اسی طرح طواف ہوا کرے۔ (مجالس نفیس ؒ)

غزوہ احد

صاحبزادہ طارق محمود ﷫

سن ۳ رہجری شوال المکرم کے مہینہ میں حق و باطل کا ایک معرکہ ہوا تھا جسے غزوہ احد کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ ۲ رہجری رمضان المبارک میں غزوہ بدر ہوا تھا۔ تاریخ اسلام میں ان دونوں غزوات کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ بدر میں اللہ تعالیٰ نے مسلمان کو فتح ونصرت سے ہم کنار کیا تھا۔ یہ کامیابی وکامرانی کی جنگ تھی۔ جبکہ احد آزمائش اور امتحان کی جنگ تھی۔ بدر میں دشمنوں کے ستر سردار مارے گئے۔ جبکہ احد میں مسلمانوں کی طرف سے ستر صحابہ کرامؓ نے جام شہادت نوش فرمایا۔

غزوہ بدر میں مشرکین مکہ کی ذلت آمیز شکست ان کی رسوائی کا باعث بنی۔ ان کے عزیز واقارب اس جنگ میں مارے گئے۔ وہ آتش انتقام میں جل رہے تھے۔ ابوسفیان نے اعلان کر رکھا تھا کہ جب تک وہ مسلمانوں سے اپنی شکست کا انتقام نہیں لے لیتا۔ نہ وہ اپنی بیوی کے پاس جائے گا نہ اپنے سر میں تیل لگائے گا۔ چنانچہ مشرکین مکہ کی ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں فیصلہ کیا گیا کہ ابوسفیان کی زیر قیادت شام سے لائے گئے تجارتی سامان کی زر منافع کی رقم سے جنگی ساز وسامان خریدا جائے۔ یہ رقم تقریباً پچاس ہزار دینا تھی۔ اس کے علاوہ ایک فنڈ قائم کیا گیا جس میں ہر کسی نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ معروف عرب شاعر ابوعزہ کو قریش نے مجبور کیا کہ وہ اپنی شاعری کے ذریعے عرب قبائل کے اندر مسلمانوں کے خلاف نفرت وحقارت کی آگ لگا دے۔ پہلے تو اس نے عذر پیش کیا۔ لیکن اس کے باوجود ابوعزہ مشرکین مکہ کے جال میں آ گیا۔ چنانچہ اس نے کنانہ سے لے کر تہامہ تک اپنی شاعری کے ذریعہ عرب قبائل کو مسلمانوں کے خلاف خوب بھڑکایا۔ مشرکین مکہ کا ہر فرد بدر کے زخم چاٹ رہا تھا۔ وہ اپنے اپنے انتقام کی خاطر منصوبہ بندی کر رہا تھا۔ جبیر بن مطعم کا چچا اور ہندہ کا باپ عتبہ غزوہ بدر میں حضرت حمزہؓ کے ہاتھوں مارا گیا تھا۔ چنانچہ جبیر نے وحشی کو تیار کیا کہ اگر وہ حضرت حمزہؓ کو شہید کر دے تو اسے نہ صرف انعام واکرام سے نوازا جائے گا بلکہ اسے آزاد کر دیا جائے گا۔

مشرکین مکہ نے تین ہزار افراد پر مشتمل لشکر تیار کیا۔ جن کے پاس تین ہزار اونٹ۔ دو سو گھوڑے۔ سات سو زرہیں اور پندرہ وہ عورتیں تھیں جنہوں نے دف بجا کر اور گا کر اس معرکہ میں مشرکین مکہ کو جوش دلاتا تھا۔ تاکہ مشرکین مکہ نہ میدان سے بھاگیں اور نہ ہی اپنے حریف کو پشت دکھائیں۔

آنحضرت ﷺ کے چچا حضرت عباسؓ جو بدر میں مسلمان ہو گئے تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے حکم پر ابھی مکہ ہی میں مقیم تھے۔ انہوں نے ایک قاصد کے ذریعے اطلاع دی کہ دشمن آپ پر حملہ کرنے کے لئے

آ رہا ہے۔ یہ اطلاع ملنے پر سرکار دو عالم ﷺ نے مدینہ طیبہ پر پہرہ لگا دیا۔ دوسرے روز جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ آپ نے اپنے جانثاروں کی ایک میٹنگ رکھی۔ اس نازک صورت حال اور مشرکین مکہ کی غیر معمولی تیاری کے پیش نظر فیصلہ یہ ہونا تھا کہ آیا دشمن کا مقابلہ قلعہ بند ہو کر کیا جائے یا کھلے میدان میں۔ آنحضرت ﷺ کی رائے تھی کہ مشرکین مکہ کا مقابلہ قلعہ بند ہو کر کیا جائے۔ جب کہ بعض صحابہ کرامؓ خصوصاً نوجوان صحابہ کرامؓ کا اصرار تھا کہ جنگ کھلے میدان میں ہونی چاہئے۔ وہ قلعہ بند کر کے لڑنا بزدلی سمجھتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کا خواب

آقائے نامدار ﷺ نے اسی رات ایک خواب دیکھا اور تین باتیں ارشاد فرمائیں:

۱...... میں مضبوط زرہ میں ہوں۔ ۲...... میرے سامنے گائے ذبح کی جارہی ہے۔ ۳...... میں نے تلوار چلائی تو اس کا اگلا حصہ ٹوٹ گیا۔ دوسری مرتبہ چلائی تو اس نے خوب کام کیا۔ آپ ﷺ نے یہ تعبیر بتائی کہ مضبوط زرہ سے مراد مدینہ ہے۔ گائے کا ذبح ہونا اس بات کی علامت ہے کہ میرے کچھ صحابہؓ اس جنگ میں شہید ہوں گے۔ تلوار کا پہلی مرتبہ ٹوٹ جانا اور دوسری مرتبہ خوب چلنا اس کی تعبیر یہ ہے کہ میدان جنگ کے پہلے راؤنڈ میں تکلیف و پریشانی پیش آئے گی۔ جبکہ دوسرے راؤنڈ میں مسلمانوں کی تلوار خوب چلے گی۔

نبی کریم ﷺ جنگ کے لباس میں

شوق شہادت کے طلب گاروں کا اصرار دیکھ کر حضور سرور کائنات ﷺ، حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ کے ساتھ حجرہ میں تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے ایک زرہ پہنی۔ اس کے اوپر ایک اور زرہ پہنی۔ سر مبارک پہ خود پہنا اور مسلح ہو کر باہر تشریف لے آئے۔ نبوت کے مزاج شناس صحابہ کرامؓ کو احساس ہوا کہ آنحضرت ﷺ کی رائے سے اختلاف نہ کرنا چاہئے تھا۔ صحابہ کرامؓ نے دست بستہ ہو کر درخواست کی کہ آپ ﷺ کی رائے سے اختلاف اچھی بات نہ تھی۔ وہ نوجوان جو اس بات پر اصرار کر رہے تھے، نادم ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کی جو حکم آپ ﷺ فرمائیں گے اس کی تعمیل کے لئے ہماری جانیں حاضر ہیں۔ سرکار دو جہاں ﷺ نے فرمایا: یاد رکھو! خدا کا پیغمبر جب ہتھیار پہن لیتا ہے تو پھر اس وقت تک نہیں اتارتا جب تک کہ فتح و شکست کا فیصلہ نہ ہو جائے۔

حضور اکرم ﷺ نے پچاس تیراندازوں کو حضرت عبداللہ بن جبیر کی قیادت میں احد کے درے پر مامور فرمایا اور حکم دیا کہ ہمیں فتح ہو یا شکست تم نے یہیں کھڑے رہنا ہے۔ جنگ کا آغاز ہوا تو مسلمانوں کا پلہ بھاری رہا۔ یہاں تک کہ مشرکین کے قدم اکھڑ گئے اور وہ میدان جنگ سے بھاگنا شروع ہو گئے۔ مسلمانوں نے مال غنیمت اکٹھا کرنا شروع کر دیا۔ درے پر متعین تیراندازوں نے یہ منظر دیکھا تو کہا کہ ہمیں فتح ہو گئی

ہے۔ مال غنیمت کے جمع کرنے میں حصہ لینا چاہئے۔ حضرت عبداللہ بن جبیرؓ انہیں بہتیرا سمجھاتے رہے۔ لیکن انہوں نے ایک نہ سنی اور چالیس تیرانداز وہاں سے اپنی جگہ چھوڑ کر میدان میں آگئے۔ خالد بن ولید جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے موقع غنیمت جانا۔ مشرکین مکہ کا ایک دستہ لے کر خالد بن ولید نے مسلمانوں پر درے کی طرف سے حملہ کیا۔ صرف دس تیرانداز جو باقی رہ گئے تھے۔ انہوں نے رسول خدا ﷺ کے حکم کی تعمیل میں جام شہادت نوش کیا۔ خالد بن ولید کے یک بارگی اور ناگہانی حملہ کی شدت سے بڑے بڑے دلیروں کے پاؤں اکھڑ گئے۔ لیکن نبی مکرم ﷺ کے پائے ثبات میں ذرہ برابر لغزش نہیں آئی۔ عام انسان اور نبی میں یہی فرق ہے۔ اللہ کا رسول بزدل نہیں ہوسکتا۔ یاد رکھیں! نبی نہ بھاگنے والا ہوتا ہے، نہ نبی کی آل بھاگنے والی ہوتی ہے۔ بھاگنے کا شرف تو صرف جھوٹے مدعیان نبوت اور ان کے خاندان کو نصیب ہوتا ہے۔ نبی استقامت و استقلال کا پیکر ہوتا ہے۔ پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ سکتے ہیں۔ دریا اپنا رخ تبدیل کر سکتے ہیں۔ لیکن خدا کا پیغمبر اپنی جگہ سے ایک انچ پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔

آزمائش کی گھڑیاں

حضور اکرم ﷺ کے جلیل القدر صحابیؓ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے بھائی عتبہ نے موقع پا کر سرکار دو عالم ﷺ کی طرف ایک پتھر پھینکا۔ جس سے آپ ﷺ کے دندان مبارک زخمی ہوگئے۔ اسی طرح عبداللہ ابن قیمہ نے جو مشہور پہلوان تھا، آگے بڑھ کر اس زور سے حملہ کیا کہ خود کے دو حلقے آپ ﷺ کے رخسار مبارک میں دھنس گئے۔ ایک اور بدبخت نے پتھر مار کر نبوت کی روشن جبین کو زخمی کیا۔ امام الانبیاء ﷺ کے چہرہ انور سے جب خون بہنے لگا تو ایک خوش قسمت صحابیؓ آپ ﷺ کا خون چوس چوس کر کلیاں کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا لن تمسك النار تجھ کو جہنم کی آگ ہرگز نہ لگے گی۔ اسی اثناء میں حضور اکرم ﷺ کے شہید ہوجانے کی خبر بھی میدان جنگ میں پھیل چکی تھی۔

میدان جنگ میں یہ صورت حال پیدا ہوگئی کہ اسلامی لشکر دو حصوں میں تقسیم ہوگیا۔ ایک وہ لوگ تھے جو حضور اکرم ﷺ کی شہادت کی خبر سن کر شکستہ پا اور بددل ہو کر مستقبل سے مایوس ہو کر بیٹھ گئے۔ دوسرا گروہ وہ تھا جن کا خیال یہ تھا کہ اگر حضور ﷺ دنیا میں نہیں رہے تو اس دنیا میں ہمارا بھی رہنے کا کوئی مقصد نہیں۔ یہ لوگ ہر قیمت پر مرنا چاہتے تھے۔

سب سے پہلے حضرت کعب بن مالکؓ نے رسول خدا ﷺ کو پہچانا۔ حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آقائے نامدار ﷺ کی روشن اور پیاری پیاری آنکھوں سے انہیں پہچانا۔ چونکہ چہرہ انور پر نور تھا۔ حضرت کعبؓ نے بلند آواز سے مسلمانوں کو مبارک باد دی۔ حضور اکرم ﷺ کے حیات ہونے کی خوشخبری سنائی تو حضور ﷺ نے اشارہ سے انہیں منع فرمادیا۔

رسول خدا ﷺ سے محبت

حضور ﷺ سے لوگوں کو کس طرح عقیدت اور محبت تھی اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ احد کے کارزار سے فارغ ہوکر حضور ﷺ واپس ہوئے تو راستہ میں ایک ایسی عورت لشکر اسلامی کو ملی جس کے عزیز واقارب احد کے غزوہ میں شریک ہونے کے لئے گئے تھے۔ افسوس ناک خبریں چونکہ مدینہ پہنچ چکی تھیں۔ اس لے لوگ اپنے عزیز واقارب کی خیریت معلوم کرنے کے لئے گھروں سے نکل پڑے۔ اس عورت نے حضور ﷺ کے بارے میں پوچھا: وہ کیسے ہیں؟ اسے جواب میں بتایا گیا کہ تمہارا شوہر جنگ میں مارا گیا ہے۔ اس نے پھر سرکار دوعالم ﷺ کا پوچھا: کسی نے کہا کہ تیرا باپ بھی مارا گیا ہے۔ اس عورت نے کہا کہ میں نے تم سے اپنے نبی ﷺ کے بارے میں پوچھا ہے۔ پھر جواب آیا کہ تیرا بھائی بھی جنگ میں مارا گیا ہے۔ اس نے پھر وہی سوال کیا کہ میں نے آقا ﷺ کی خیریت دریافت کی ہے۔ وہ کیسے ہیں؟ جواب ملا تیرا بیٹا بھی جنگ میں شہید ہوگیا ہے۔ عورت نے جذباتی ہوکر کہا کہ تم میرے پیارے رسول ﷺ کے بارے میں کیوں نہیں بتاتے کہ وہ کیسے ہیں؟ اسے بتایا گیا کہ آپ ﷺ خیریت سے ہیں۔ اس نے خواہش کا اظہار کیا کہ میں اپنی آنکھوں سے حضور اکرم ﷺ کو دیکھنا چاہتی ہوں۔ شہنشاہ کونین ﷺ کو دیکھ کر اس عورت کو تسلی ہوئی۔ انصاری عورت نے رحمت دوعالم ﷺ کو زندہ سلامت دیکھ کر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ انصاری عورت نے کہا مجھے اپنے عزیزوں کے مرنے کا کوئی غم نہیں۔ اگر دوجہانوں کے شہنشاہ زندہ ہیں تو میرے عزیز، رشتہ دار مرکر بھی زندہ جاوید ہیں۔

آخری بات

غزوہ احد میں مسلمانوں کی شکست اور ان کی ابتلاء آزمائش کے کئی اسباب تھے۔ شکست کی بنیادی وجہ ان نوجوان صحابہ کا رویہ تھا۔ جنہوں نے آقائے نامدار ﷺ کی رائے سے اختلاف کیا۔ پہاڑ کے درے پر جن تیراندازوں کو متعین کیا گیا۔ انہوں نے سرکار دوعالم ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی کی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کے احکامات کی نافرمانی کے نتیجے میں خیر وبرکت کی بجائے مسلمانوں کو آزمائش وابتلاء میں مبتلا کردیا۔ پیغمبر اقدس ﷺ کی حکم عدولی میں چند ایک کی معمولی غلطی کا خمیازہ سب کو بھگتنا پڑا۔ یہاں تک کہ سرکار دوعالم ﷺ بھی شدید زخمی ہوئے۔

نبی پاک ﷺ کی اطاعت اور فرمانبرداری کا نام دین ہے۔ ہماری فلاح اور بہتری اسی میں ہے کہ آقائے نامدار ﷺ کے ارشادات، فرمودات، تعلیمات اور احکامات کو مشعل راہ بنائیں۔ تاکہ ہماری دین ودنیا سنور سکے اور آخرت کی دائمی سرخروئی بھی نصیب ہوسکے۔ آمین! (ملخص: صدائے محراب)

تاریخ خلیفہ بن خیاط بن خلیفہ بن خیاط رحمۃ اللہ علیہ

قسط نمبر:15

ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے کارنامے

ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انصار کی نگہبانی حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کے حوالے کی اور لوگوں کی مجموعی تعداد و جملہ افراد کی امارت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو سونپی۔ چنانچہ یہ لشکر اسلام حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی امارت اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زیر سرپرستی مقام ذی القصہ کی جانب چلا اور مدینہ منورہ سے دو برید کے فاصلہ پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پڑاؤ ڈالا اور لشکر اسلام کو ٹھہرا کر جوش دلایا اور اسے تیار کیا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو طلیحہ اسدی پر چڑھائی کرنے کا حکم دیا اور اس کے ساتھ لڑائی کرنے کا عہد لیا اور طلیحہ اسدی کا اس وقت ''بنواسد'' کے تالاب جس کا نام ''قطن'' اور ''غمر مرزوق'' ہے پر قبضہ تھا۔ طلیحہ اسدی سے جنگ کرنے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مع لشکر اسلام مدینہ منورہ واپس تشریف لائے۔

یزید بن رومان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ''مقام ذی القصہ'' پر تشریف لے گئے اور آگے جانے کا بنفس نفیس ارادہ رکھتے تھے۔ لیکن مسلمانوں نے آگے جانے سے روک دیا اور عرض کیا کہ آپ خود تشریف نہ لے چلیں بلکہ کسی ایک ایسے آدمی کو آپ امیر مقرر فرمادیں۔ جس پر آپ کو اعتماد ہو اور آپ مدینہ منورہ واپس تشریف لے جائیں۔ اس لئے کہ اگر آپ اہل مدینہ کو تنہا اور آزاد چھوڑ دیں گے تو ان پر نفاق غالب آجائے گا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو سب کا ذمہ دار اور سربراہ بنادیا اور بالخصوص انصار پر حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو طلیحہ پر چڑھائی کا امر فرمایا اور انہیں چست کرنے کے لئے مزید فرمایا کہ میں فلاں فلاں مقام پر آپ کا جائزہ اور معائنہ بھی کروں گا۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جب ''مقام ذی القصہ'' سے ''طلیحہ اسدی'' پر چڑھائی کا قصد فرمایا تو آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ لشکر اسلام کی تعداد ستائیس صد سے تین ہزار تک تھی۔ چنانچہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ اور ثابت بن اقرم بن ثعلبہ انصاری رضی اللہ عنہ (جو قبیلہ بلی کے حلیف تھے) کو روانہ فرمایا۔ جب یہ حضرات قطن (تالاب) پر پہنچے تو انہیں ایک حبال نامی آدمی ملا جو طلیحہ

کے پاس ساز وسامان لے جارہا تھا۔ انہوں نے اسے قتل کر کے ان کے سب ساز وسامان پر قبضہ کرلیا۔ ادھر سے خویلد کے دو بیٹے طلیحہ اور سلیمہ آئے۔ آتے ہی حضرت عکاشہؓ اور حضرت ثابتؓ سے لڑائی کی اور انہیں شہید کر دیا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ مقام بزاخہ (یہ بنواسد کے چشمہ کا نام ہے) تک گئے اور طلیحہ سے مقابلہ کیا اور طلیحہ کے ہمراہ عیینہ بن مالک فزاری اور قرہ بن ھبیرہ قشیری بھی تھے۔ یہاں فریقین کے مابین شدید جنگ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے طلیحہ کو شکست فاش دی اور وہ ملک شام کی طرف فرار ہوگیا۔ عیینہ اور قرہ کو وہیں قید کرلیا گیا۔ قید کرنے کے بعد حضرت خالد بن ولیدؓ نے دونوں کو حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خدمت میں بھیج دیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے دونوں کا خون معاف کر دیا۔ چنانچہ بزاخہ سے لوگ منتشر ہو کر غمرزوق آگئے۔ حضرت خالدؓ بھی ان کی طرف چل دیئے اور بہت سارے لوگ قتل کر دیئے۔ چنانچہ شدید جنگ کے بعد باقی ماندہ لوگ شکست خوردہ ہو کر نکل بھاگے۔

عبداللہ بن عتبہ کہتے ہیں کہ طلیحہ کے ہمراہ عیینہ تھا اور (عیینہ کے علاوہ) بنوفزارہ کے سات سو آدمی بھی ہمراہ تھے۔ چنانچہ طلیحہ کو جب اپنی شکست نظر آنے لگی تو اس نے ملک شام کی جانب راہ فرار اختیار کی اور اس کی بقیہ جماعت بھی شکست خوردہ ہو کر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوگئی۔

عروہ بن زبیرؓ اپنے والد کے حوالے سے بتاتے ہیں کہ (آپ ﷺ کے وصال مبارک کے بعد) اہل عرب جب کافر ہونے لگے تو بنوسلیم حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس آ کر کہنے لگے کہ اہل عرب تو کافر ہوگئے۔ لہٰذا آپ ہمیں اسلحہ مہیا فرمائیں (اور ہم ان سے جنگ کریں) چنانچہ آپؓ نے ان کے لئے اسلحہ مہیا کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ اب (اسلحہ ملنے کے بعد) الٹا انہوں نے حضرت ابوبکرؓ سے جنگ شروع کر دی۔ حضرت عباس بن مرداسؒ نے ان سے کہا۔

لم تاخذون سلاحه لقتاله ولكم به عند الاله اثام

(ترجمہ) تم ابوبکرؓ سے لڑنے کے لئے ان سے ہتھیار کیوں لیتے ہو؟ تمہارے ذمہ تو خدا تعالیٰ کی اور نافرمانیاں بھی ہیں۔

تو حضرت ابوبکرؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو بنوسلیم کی سرکوبی کے لئے روانہ فرمایا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے ان سب کو ایک باڑے میں بند کر کے آگ لگادی۔ پھر یہیں سے ہی حضرت خالدؓ مقام ''بزاخہ'' میں آئے اور ''قبیلہ اسد وغطفان'' پر حملہ آور ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو شکست سے دوچار کیا اور انہوں نے راہ فرار اختیار کرنے میں اپنی عافیت سمجھی اور نکل بھاگے۔ حضرت خالدؓ نے برابر ان کا تعاقب فرمایا اور مقام بطاح میں انہیں جا پکڑا۔ بالآخر وہ اپنے جھنڈوں سمیت آئے اور حلقہ بگوش اسلام ہوگئے۔

پھر حضرت خالد بن ولید ؓ نے (اسد غطفان اور طلیحہ کو شکست دینے کے بعد) فرمایا کہ بخدا میں اب اس وقت تک واپس نہیں جاؤں گا جب تک کہ مسیلمہ کذاب کا استیصال نہ کرلوں۔ یہ سن کر انصار نے کہا کہ ابھی تک حضرت ابوبکر ؓ نے آپ کو اس بات کا حکم تو نہیں دیا۔ لہٰذا واپس مدینہ منورہ چلنا چاہئے۔ لیکن انہوں نے جواب میں کہا۔ قسم بخدا ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ میں اس کا استیصال کر کے رہوں گا۔ انصار تو واپس آگئے۔ ابھی ایک رات ہی کا سفر کیا تھا تو دل میں سوچا کہ قسم بخدا اگر ہمارے احباب منصور و فتح یاب بھی ہوگئے تو ہماری رجعت و واپسی قابل رذالت و ناکامی شمار ہوگی اور اگر انہیں شکست مل گئی تب بھی ہمارا یہ فعل لائق مذمت ہوگا کہ گویا ہم نے ہی اپنے احباب کو بے یارومددگار چھوڑ دیا۔ یہ سوچ کر اور باہمی فیصلہ کر کے دوبارہ حضرت خالد ؓ کے پاس لوٹ آئے۔

ابن اسحاق ؒ کی روایت کے مطابق حضرت ثابت بن قیس ؓ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضرت خالد ؓ ابھی ایک دو منزل تک ہی گئے ہوں گے کہ انصار ؓ کا پیغام انہیں ملا کہ جہاں بھی آپ پہنچے ہیں وہیں ٹھہر جائیں۔ تاوقتیکہ ہم آجائیں ہم بھی آپ کے ساتھ جانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ یہ پیغام موصول ہوتے ہی حضرت خالد ؓ وہیں رک گئے۔ یہاں تک کہ حضرات انصار ؓ آگئے تو اب حضرت خالد ؓ (تمام جمعیت کو لے کر) چلے اور بنو تمیم کے چشمہ بطاح میں جاکر پڑاؤ ڈالا۔ یہاں پر رہتے ہوئے حضرت خالد ؓ نے مختلف مقامات پر چند سرایا بھی بھیجے۔ لیکن بغیر جنگ کئے واپس آگئے۔ ایک شخص مالک بن نویرہ نامی بنی حنظلہ کے گروہ سمیت گرفتار کر کے لایا گیا تو حضرت خالد ؓ نے سب کا سر قلم کردیا۔ امام زہری ؒ نے ابن اسحاق ؒ کی طرح یہ واقعہ بیان کیا ہے۔

ماہانہ درس قرآن بعنوان ختم نبوت کہروڑپکا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کہروڑپکا کے زیراہتمام جامع مسجد تالاب والی کہروڑپکا میں ۷رمئی بروز اتوار بعد نماز مغرب ماہانہ درس قرآن بعنوان ختم نبوت منعقد ہوا۔ جس سے مولانا مفتی ظفر اقبال چیچہ وطنی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کا تحفظ نبی اکرم ﷺ کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔ نوجوان طبقہ موجودہ ملکی حالات میں کسی بھی قسم کے پروپیگنڈہ میں آنے کی بجائے ختم نبوت تحریک کا مطالعہ کرے اور علماء کرام پر اعتماد کرتے ہوئے اپنی جدوجہد جاری رکھے۔ پروگرام میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کہروڑپکا کے امیر مولانا غلام محمد ریحان، مولانا محمود شریف نعمانی، مولانا محمد بن عبدالرحمن نے بیانات کئے۔ اس موقعہ پر قاری محمودالحسن دوست، قاری محمد اقبال مجلس تحفظ ختم نبوت کہروڑپکا کے محمد امیر ساجد، میاں محمد عمران، ختم نبوت یوتھ ونگ کے محمد وسیم بھٹی، محمد عبداللہ، عمر فاروق ودیگر حضرات بھی موجود تھے۔

حضرت مولانا عبدالجلیل رحمۃ اللہ علیہ

قاری محمد شاہ نقشبندی

حضرت مولانا عبدالجلیل ؒ سابقہ ریاست امب وتناول جو کہ اب ضلع مانسہرہ میں شامل ہے کے مشہور علمی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ آپ کی والدہ ریاست کے قاضی القضاۃ قاضی عبداللہ کی بیٹی تھی۔ مولانا عبدالجلیل ۱۹۲۲ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے دینی تعلیم ہری پور، لاہور اور دورۂ حدیث ۱۹۴۸ء میں حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی ؒ اور حضرت مولانا علامہ انور شاہ کشمیری ؒ کے شاگرد رشید مولانا سلطان محمود ؒ سے کٹھیانہ ضلع گجرات میں پڑھا تھا۔ مولانا سلطان محمود ؒ کے دست مبارک سے لکھی ہوئی سند حدیث بھی موجود ہے۔

مولانا عبدالجلیل ؒ اپنی خودنوشت سوانح میں لکھتے ہیں: ’’حضرت مولانا سلطان محمود ؒ خود ہی تمام کتب حدیث پڑھاتے، جب دورۂ شریف ختم ہوا تو ہمیں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ؒ کے طرز پر ترجمہ وتفسیر قرآن کا دورہ بھی پڑھایا گیا۔‘‘ فراغت کے بعد مولانا کا تقرر دینیات کے استاذ کی حیثیت سے علاقہ پڑھنہ میں ہوگیا۔ ابھی تناول اور ریاست امب نواب صاحب کے زیر تسلط تھی۔ بعد میں اس کا الحاق پاکستان کے ساتھ ہوگیا۔ ۱۹۵۰ء کے لگ بھگ اسی علاقہ پڑھنہ کے نوابزادہ غلام حیدرخان کی دعوت پر آپ چھنگی نامی گاؤں میں امامت وتدریس قرآن پر مقرر کردیئے گئے۔ اس زمانہ میں غلام حیدرخان کا قیام بھی چھنگی میں تھا۔ نوابزادہ غلام حیدرخان اور گاؤں کے لوگوں کو آپ سے عقیدت ہوگئی تھی۔ آپ نے یہاں بھرپور طریقے سے امامت اور تدریس کے فرائض انجام دیئے۔ آپ عمر بھر قرآن مجید کی تدریس، ترجمہ تفسیر اور عمومی بیانات سے عوام کے عقائد، اعمال اور معاملات میں رہبری کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اس کے ساتھ جامع مسجد چھنگی میں بیرونی طلباء کو بھی پڑھاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم وعمل، تقویٰ، اخلاص، اخلاق حسنہ کی دولت سے مالا مال فرمایا تھا۔ جس سے پورے علاقہ نے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ مولانا سید اسرارالحق شاہ اور راقم الحروف کی دینی تعلیم وتربیت بھی آپ ہی کے مرہون منت ہے۔

مرزا قادیانی کے کچھ چیلے ریاست امب دربند میں اپنے قدم جمانا چاہتے تھے۔ آپ کے بزرگوں اور قاضی محمد اسحاق کی مشترکہ کوششوں سے مرزائیوں کو ریاست بدر کردیا گیا۔ اس کی تفصیل خود قاضی محمد اسحاق کی قلم سے لکھی ہوئی موجود ہے۔ جسے استاد محترم مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے احتساب قادیانیت جلد ۳۶ میں شامل فرماکر محفوظ کردیا ہے۔ مولانا عبدالجلیل ؒ ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی تحاریک ختم نبوت میں فعال رہے۔ ۱۹۸۴ء میں تناول میں مجلس تحفظ ختم نبوت قائم ہوئی۔ جس کے امیر آپ کے شاگرد مولانا اسرارالحق

شاہ مقرر ہوئے اور آپ کو جماعت کا سرپرست بنایا گیا۔ ’’لولاک‘‘ کے اس دور کے شمارے اس کے گواہ ہیں۔ راولپنڈی کانفرنس میں شرکت کی غرض سے آپ بھی جلوس لے کر مانسہرہ پہنچے۔ صدر ضیاء الحق نے کانفرنس سے پہلے ہی مطالبات منظور کر لئے۔ اس لئے آپ راولپنڈی نہ جاسکے۔

مولانا عبدالجلیل صاحب ۲۷؍اپریل ۲۰۱۷ء کو ظہر کے وقت وفات پاگئے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) اور بروز جمعۃ المبارک دن دس بجے آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی جو آپ کے نواسے مفتی فیصل شمس نے پڑھائی۔ آپ کی وفات کی خبر سن کر دور دراز سے لوگ جنازہ میں شرکت کی غرض سے آئے۔ علاقہ پڑھنہ کا بہت بڑا جنازہ تھا۔ جس میں علماء کرام، مشائخ عظام، ممبران اسمبلی اور ہر طبقہ کے لوگ جوق در جوق شریک ہوئے۔ آپ نے طویل عمر پائی۔ تقریباً ایک صدی کے برابر آپ کی عمر مبارک ہوئی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی خدمات دینیہ کو قبول فرمائیں اور جنت الفردوس میں جگہ عطاء فرمائیں۔ آمین!

گوجرانوالہ میں قادیانیوں کی غیر قانونی عبادت گاہ کی تعمیر کو روک دیا گیا

۷؍مئی ۲۰۱۷ء کو حافظ ظفر اللہ کی کال مولانا محمد عارف شامی مبلغ گوجرانوالہ کو وصول ہوئی کہ گاؤں منڈیالہ گوجرانوالہ میں قادیانی اپنے مذہب کی کھلے عام تبلیغ کر رہے ہیں اور اس کے ساتھ ہی غیر قانونی طور پر اپنی عبادت گاہ بنا رہے ہیں۔ اس اطلاع کے موصول ہونے کے بعد مولانا محمد عارف شامی نے متعلقہ تھانے میں رابطہ کر کے بتایا کہ قادیانی غیر قانونی عبادت گاہ بنا رہے ہیں۔ اس صورت حال میں علاقہ کے اندر نقص امن کا خطرہ ہے۔ لہٰذا قادیانیوں کی تبلیغ اور غیر قانونی عبادت گاہ کی تعمیر کو رکوایا جائے۔ تاکہ حالات خراب ہونے سے بچ سکیں۔ تھانہ کینٹ کی انتظامیہ نے قادیانیوں کو تعمیر سے روک دیا۔ اگلے دنوں میں قادیانیوں نے راتوں رات عبادت گاہ کی چھوٹی چھوٹی دیواروں پر ہی گاڈر اور ٹائل ڈال دی۔ اہل علاقہ کو معلوم ہوا تو شور و غل ہوا۔ حالات کشیدہ ہوئے تو مولانا محمد عارف شامی نے مولانا عزیز الرحمن ثانی لاہور سے رابطہ کر کے ان کو صورت حال سے آگاہ کیا۔ ان کی ہدایات پر اہل علاقہ کی طرف سے درخواست دی گئی جو پچاس آدمیوں کے دستخطوں بمعہ رابطہ نمبروں سے مزین تھی۔ درخواست پر اگلے روز متعلقہ ایس ایچ او نے فریقین کو مدعو کیا۔ موقف سنا تو فیصلہ سنایا کہ قادیانیوں نے غیر قانونی کام کیا۔ اس لئے اس کو فوراً ختم کر دیں۔ اگلے روز ایس ایچ او نے خود حاضر ہو کر ملازمین کے ذریعے سے قادیانیوں کی اس غیر قانونی تعمیر کو ختم کرایا۔ اس غیر قانونی تعمیر کو ختم کرانے میں اہل علاقہ کے ساتھ ساتھ جناب بابر رضوان باجوہ، سید غلام کبریا شاہ، قاری امجد علی معاویہ، بھائی محمد افضل وڑائچ، عباس علی، ماسٹر ثناء اللہ، مولانا اسحاق، قاری سمیع الحق، مفتی غلام نبی، بھائی اسامہ نصر وڑائچ، رانا ظہیر احمد خاں وغیرہ کا واضح کردار رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام حضرات کی مساعی جمیلہ کو ذریعہ نجات بنائے۔ آمین!

پاکستانی قادیانیوں کا وفد اسرائیل پہنچ گیا

حیفا میں منکرین ختم نبوت کا سالانہ کنونشن

علی زمان

پاکستان کی قادیانی کمیونٹی کے اسرائیلی دوروں کے بارے میں انکشاف کرتے ہوئے عرب جریدے نے لکھا ہے کہ سال ۲۰۱۶ء جولائی میں مقبوضہ فلسطینی شہر حیفا میں منعقدہ سالانہ جلسے میں پاکستان کے قادیانی وفد نے شرکت کی ہے۔ اسرائیل کی عربی ویب سائٹ کی رپورٹ کے مطابق اگست ۲۰۱۶ء میں قادیانی جماعت نے حیفاء کے علاقہ الکبابیر میں اپنا بیسواں سالانہ کنونشن منعقد کیا۔ کنونشن میں امریکا، شمالی امریکا اور یورپی ممالک کے علاوہ پاکستان، اردن اور مصر سے بھی قادیانی وفود شریک ہوئے۔

۲۸ر جولائی کو منعقدہ ہونے والے تین روزہ کنونشن میں پاکستانی قادیانیوں کے وفد کی شرکت کو قادیانی کمیونٹی اور اسرائیلی انتظامیہ نے غیر معمولی اہمیت دی اور ان کا بڑے پرتپاک سے استقبال کیا گیا۔ پاکستانی وفد کو کنونشن میں پاکستان میں قادیانیوں کو درپیش مسائل پر بات کرنے کی دعوت دی گئی۔ جس میں انہوں نے پاکستان میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کے بارے میں کنونشن کے شرکاء کو بتایا۔ اس کنونشن میں قادیانیوں کے علاوہ عیسائی، درزی، بہائی اور ملحدوں کے ساتھ یہودی وفود نے بھی شرکت کی۔ اسرائیلی پارلیمنٹ کے ممبران، یہودی ربیوں اور یہودی مستقین کنونشن میں بطور خاص شریک ہوئے۔ جب کہ اسرائیل کے سیکورٹی حکام اور قومی سلامتی کے عہدیداروں کو بھی بطور خاص مدعو کیا گیا تھا۔ ایلان یونیورسٹی کے یہودی پروفیسر دانیل ہرشکوفیتش نے قادیانی اجتماع سے خطاب بھی کیا اور قادیانیت کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کے لئے نیک تمنائیں ظاہر کیں۔ اسرائیل کے ڈومینکین اور کریبین کے سفرا نے بھی اجتماع سے خطاب کیا۔ کنونشن کے دوران پاکستانی وفد سمیت غیر ملکی وفود کے اسرائیلی عہدیداروں سے ملاقاتیں بھی کرائی گئیں۔ عرب جریدے کے مطابق پاکستانی وفد کی آمد کو سراہا گیا اور آئندہ کے لئے سالانہ کنونشن میں ان کی شرکت کو لازمی قرار دیا گیا۔

فلسطین کے مقبوضہ شہر حیفا، کیرہ روم کے مشرقی کنارے واقع ہے۔ اس شہر پر برطانوی قبضہ تھا۔ جس نے ایک خاص سازش کے تحت اس شہر میں قادیانیوں کو بسایا اور اس کی ہر طرح سے مدد کی۔ اس مقصد کے لئے برطانیہ نے ۱۹۲۸ء میں سب سے پہلے ہندوستان سے جلال الدین شمس نامی ایک قادیانی مبلغ کو حیفا بلوایا۔ اسے رہائش کی تمام سہولیات سمیت دیگر مراعات دے دیں۔ برطانوی دور میں حیفا میں الشاذلی نامی

صوفی تحریک بڑی سرگرم تھی۔ تصوف سے وابستہ اس خانقاہ کو برطانیہ اپنا ہمنوا بنانے میں کامیاب ہوا تھا۔ برطانوی انتظامیہ نے قادیانی مبلغ کو اسی صوفی تحریک کے افراد کو قادیانی بنانے کا ٹاسک دیا تھا۔ برطانوی حکومت کی سرپرستی میں فلسطینی سرزمین پر قادیانیت کو فروغ ملنے لگا اور صوفی تحریک کے بہت سے خاندانوں نے قادیانیوں کے فریب میں آ کر قادیانیت قبول کرلی۔ قادیانیوں پر اپنی مہربانیوں کے لئے مشہور برطانوی انتظامیہ نے ۱۹۳۴ء میں حیفا کے محلے الکبابیر میں قادیانیوں کی عبادت گاہ اور قادیانی ثقافت کے نام پر ایک کمیونٹی سنٹر تعمیر کیا یہ مقام پورے مشرق وسطیٰ میں قادیانیت کے دجل وفریب کا اولین مرکز بنا۔ جہاں سے قادیانیت کی سرگرمیاں پورے مشرق وسطیٰ میں پھیلنی شروع ہوگئیں۔

۱۹۴۸ء میں برطانیہ نے حیفا کو یہودیوں کے حوالے کیا۔ اس زمانے میں یہودیوں نے سینکڑوں مساجد کو شہید کیا اور درجنوں کو جانوروں کے باندھنے اور دیگر مذموم مقاصد کے لئے استعمال کرنا شروع کیا۔ تاہم قادیانیوں نے عبادت خانے کو کوئی گزند نہیں پہنچائی گئی۔ قابض یہودیوں نے قادیانی کمیونٹی کو پوری طرح سپورٹ کیا۔ حیفا میں قادیانی مرکز کے سربراہ محمد شریف نامی شخص ہے۔ جس کے ساتھ فلسطینی مفتیان کرام اور علماء کرام کے مناظرے بھی ہوئے ہیں۔ تاہم اسرائیل کی بھرپور سرپرستی کے سبب اس کے منفی اثرات فلسطینی معاشرے میں پھیلنے کا سلسلہ ابھی تک رکوایا نہیں جاسکا۔ اسرائیل کے شمال میں واقع الکبابیر مرکز کو اسرائیل حکومت کی بھرپور سرپرستی اور تعاون حاصل ہے۔ (روزنامہ اوصاف بروز سوموار ۱۴؍نومبر ۲۰۱۶ء)

آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس علی پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۷؍مئی ۲۰۱۷ء بروز اتوار بمقام جامع مسجد عثمان غنی علی پور میں آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں خصوصی شرکت حضرت مولانا تنویر الحق تھانوی کراچی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے فرمائی۔ جماعت اسلامی، جماعت اہل سنت بریلوی، جماعت اہلحدیث سمیت متعدد علماء کرام نے اپنے اپنے بیانات ریکارڈ کرائے۔ کانفرنس میں تمام اداروں اور جماعتوں کے ممبران سے بھرپور شرکت کی۔ آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کے اجتماع سے مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی مبلغ قاضی عبدالخالق نے درج ذیل قرار دادیں پیش کر کے اجتماع سے تائید حاصل کی۔ ۱...... تحفظ ناموس رسالت کے قانون میں ترمیم نہ کی جائے۔ ۲...... قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے شعبہ فزکس کو ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے نام کی بجائے ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے نام سے منسوب کیا جائے۔ ۳...... سانحہ دوالمیال ضلع چکوال کی تحقیقات کو جلد از جلد مکمل کر کے مسلمانوں کے حقوق ادا کئے جائیں۔ ۴...... قادیانیوں کو آئین پاکستان کا پابند بناتے ہوئے ان کی سرگرمیوں کو روکا جائے۔

مرزا قادیانی برٹش سیکرٹ سروس کا ملازم

نور محمد قریشی ایڈووکیٹ

مرزا قادیانی ابتدائی عمر میں ہی برٹش سیکرٹ سروس میں ملازم ہوگئے تھے۔ یہ میں الزام نہیں لگا رہا۔ اس کے شواہد موجود ہیں۔ غور فرمایئے مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے صاحبزادہ بشیر احمد (سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۴۸) پر لکھتے ہیں: ''بیان کیا مجھ سے جھنڈا سنگھ ساکن کالہواں نے کہ میں بڑے مرزا صاحب (مرزا غلام مرتضیٰ) کے پاس آیا جایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ مجھے بڑے مرزا صاحب نے کہا کہ جاؤ غلام احمد کو بلالاؤ۔ ایک انگریز حاکم میرا واقف ضلع میں آیا ہے۔ اس (مرزا غلام احمد قادیانی) کا منشاء ہو تو کسی اچھے عہدہ پر نوکر کرادوں۔ جھنڈا سنگھ کہتا ہے کہ میں مرزا قادیانی (مرزا غلام احمد قادیانی) کے پاس گیا تو دیکھا کہ چاروں طرف کتابوں کا ڈھیر لگا کر اس کے اندر بیٹھے ہوئے کچھ مطالعہ کر رہے ہیں۔ میں نے بڑے مرزا صاحب کا پیغام پہنچا دیا۔ مرزا قادیانی (مرزا غلام احمد قادیانی) آئے اور جواب دیا۔ میں تو نوکر ہوگیا ہوں۔ بڑے مرزا صاحب کہنے لگے کہ اچھا واقعی نوکر ہوگئے ہو؟ مرزا قادیانی نے کہا ہوگیا ہوں۔ اس پر بڑے مرزا صاحب نے کہا، اچھا نوکر ہوگئے ہو تو خیر ہے۔''

میں قادیانی دوستوں کو دعوت فکر دیتا ہوں کہ وہ درج ذیل نکات پر غور کریں:

۱...... بڑے مرزا صاحب نے مرزا غلام احمد قادیانی سے سرکاری ملازمت کے لئے سوال کیا۔ کسی دوسری نوکری کے لئے نہیں۔

۲...... اس کا جواب مندرجہ ذیل میں سے کوئی ایک ہی ہوسکتا ہے:

الف...... مجھے سرکاری ملازمت سے دلچسپی نہیں ہے۔

ب...... مجھے سرکاری ملازمت درکار ہے۔

ج...... میں پہلے ہی سرکاری ملازمت کر رہا ہوں۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے والد کو تیسرا جواب دیا، قادیانی امت کے نزدیک اس میں سچ ہی بولا ہوگا۔ اب وہ کس قسم کی سرکاری ملازمت ہے کہ جسے صاحبزادہ بشیر احمد نے بیان کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ وہ ہے برٹش سیکرٹ سروس کی ملازمت۔ اس ملازمت کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کو باقاعدہ تنخواہ ملتی تھی۔ وہ تنخواہ کس قدر تھی؟ اس کا جواب صاحبزادہ بشیر احمد (سیرت المہدی حصہ سوم ص ۱۰۱) پر بیان کرتے ہیں: ''مرزا دین محمد صاحب ساکن لنگروال ضلع گورداسپور نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود نے

مجھے صبح کے قریب جگایا اور فرمایا کہ مجھے ایک خواب آیا ہے۔ میں نے پوچھا کیا خواب ہے؟ فرمایا، میں نے دیکھا ہے کہ میرے تخت پوش کے چاروں طرف نمک چنا ہوا ہے۔ میں نے تعبیر پوچھی تو کتاب دیکھ کر فرمایا کہ کہیں سے بہت سارو پیہ آئے گا۔ اس کے بعد میں چار دن یہاں رہا۔ میرے سامنے ایک منی آرڈر آیا جس میں ہزار سے زیادہ روپیہ تھا۔ مجھے اصل رقم یاد نہیں۔ جب مجھے خواب سنائی تو ملاوامل اور شرن پت کو بھی بلا کر سنائی۔ جب منی آرڈر آیا تو ملاوامل و شرن پت کو بھی بلایا اور فرمایا کہ لو بھئی یہ منی آرڈر آیا ہے جا کر ڈاک خانہ سے لے آؤ۔ ہم نے دیکھا تو منی آرڈر بھیجنے والے کا پتہ اس پر درج نہیں تھا۔“

قارئین کرام! خود اندازہ لگالیں کہ اس زمانہ میں ہزار روپیہ سے زائد کا منی آرڈر بھیجنے والا کون ہوسکتا ہے جب کہ اس پر بھیجنے والے کا نام پتہ بھی درج نہ ہو سوائے برٹش سیکرٹ سروس کے۔ اس وقت جب کہ گوشت ایک روپیہ کا سولہ سیر تھا اور آج فروری ۲۰۰۰ء میں ایک سو بیس روپے کلو ہے۔ (ایک سیر نو صد تیس گرام کا ہوتا ہے) اس حساب سے ایک ہزار روپیہ آج کے دولاکھ اڑتیس ہزار اسی روپے بنتے ہیں۔

غور فرمایئے ایسا کون سا سخی داتا تھا جو مرزا غلام احمد کو اس قدر رقم پیش کرے اور اپنا نام بھی ظاہر نہ کرے سوائے برٹش سیکرٹ سروس کے۔ حقیقت یہ ہے کہ برصغیر ہی نہیں دنیا میں جہاں کہیں بھی انگریزوں کو جاسوسی کے لئے کارکنوں کی ضرورت محسوس ہوئی قادیانیوں نے اس پر لبیک کہا۔ پہلی جنگ عظیم میں عربوں اور ترکوں کو آپس میں لڑانے کے لئے لارنس آف عریبیا کو جو عملہ مہیا کیا گیا تھا، میری اطلاع کے مطابق وہ سب قادیانی تھے۔ اس قدر خدمات کے باوجود انگریز قادیان کو ہندوؤں کے حوالے کر کے رخصت ہو گئے۔ کیا یہ مقام عبرت نہیں؟

اللہ تعالیٰ نے یہ اصول بنا رکھا ہے کہ ہدایت اسے ہی ملتی ہے جو ہدایت کا طلبگار رہتا ہے۔ زیڈ اے سلہری مرحوم پیدائشی قادیانی ہونے کے باوجود مرزا غلام احمد قادیانی کی کتاب پڑھ کر ہی قادیانیت سے تائب ہوئے۔ کوئی قادیانی طلب ہدایت کی نیت سے مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب پڑھے بھی۔ جو بھی مرزا قادیانی کی کتب اس نیت سے پڑھے گا، لازماً قادیانیت سے تائب ہو جائے گا۔ طلب ہدایت کے لئے کوشش شرط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کسی فرشتہ کو ہدایت کا تھیلا دے کر کسی راستہ میں کھڑا نہیں کیا کہ جو بھی گزرے اسے ہدایت تقسیم کرتے جاؤ۔ اگر ایسا ہوتا تو چرچل، برٹرنڈرسل اور نہرو جیسے دانشور ضرور ہدایت یافتہ ہوتے۔ کیا قادیانی حضرات میری گزارشات پر غور فرمائیں گے؟

”واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم“

احقر العباد: نور محمد قریشی

مشاہیر کے خطبات ختم نبوت ...... عرض واقعی

مولانا اللہ وسایا

الحمد للّٰہ وکفٰی وسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی . اما بعد!

''مشاہیر کے خطبات ختم نبوت'' کے مرتب وجامع جناب مخدوم محترم صلاح الدین صاحب بی۔اے ٹیکسلا ہیں۔ آپ پیر طریقت حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی مرحوم سے بیعت ہیں اور ان کے پورے قرآن مجید کے دروس کو کیسٹوں سے کاغذات پر منتقل کرنے کا اعزاز بھی رکھتے ہیں۔ آپ نے ٹیکسلا میں انجمن نوجوانان اسلام کی بھی تشکیل کی اور کئی مفید رسائل رد قادیانیت پر شائع کئے۔ آپ کا شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی ؒ اور مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی ؒ سے بھی جماعتی محبانہ ومخلصانہ تعلق رہا۔

فقیر راقم الحروف کی آپ سے نیازمندی کو پینتالیس سال ہوا چاہتے ہیں۔ جب آپ نے ۱۹۷۳ء کی سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ کی تقاریر کو ریکارڈ کیا اور پھر ان کو ہفت روزہ ''لولاک'' فیصل آباد میں اشاعت کے لئے ارسال فرمایا۔ تب ''لولاک'' کے مدیر حضرت مولانا تاج محمود ؒ مجاہد ملت نے ان تقاریر کو شکریہ کے ساتھ بالاقساط ''لولاک'' میں شائع کیا۔

فقیر راقم غالباً جنوری ۲۰۱۷ء میں یادگار اسلاف حضرت مولانا عبدالغفور صاحب دامت برکاتہم کی زیارت کے لئے ٹیکسلا حاضر ہوا۔ اس موقعہ پر اطلاع پاکر حضرت محترم صلاح الدین بھی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ آپ نے ملاقات پر ارشاد فرمایا کہ میرے پاس تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کی کامیابی سے قبل آخری جلسہ ختم نبوت کانفرنس راولپنڈی ۶، ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کی اکابر کی تقاریر کی ریکارڈنگ ہے۔ قریباً نصف صدی بعد اس خزانہ کی نشاندہی کتنی خوشیوں کا باعث بنی۔ اس کا قارئین تصور فرمائیں تو روح بھی وجد کرنے لگ جائے۔ یہی کیفیت فقیر کی یہ خبر سن کر ہوئی۔ لیکن اگلے مرحلہ پر سخت پریشانی ہوئی جب آپ نے فرمایا کہ میری پرانی ریکارڈنگ مشین خراب ہے۔ وہ مشین جس پر یہ کیسٹ چلائے جائیں ملتی نہیں۔ اس ریکارڈنگ کے ضائع ہونے کا خدشہ ہے۔

آپ کا یہ پریشان کن بیان ختم بھی نہ ہونے پایا تھا کہ یادگار اسلاف حضرت مولانا عبدالغفور دامت برکاتہم کی مجلس میں موجود آپ کے ایک مرید جو امریکہ میں ہوتے ہیں، نے یہ فرمایا کہ امریکہ میں یہ پرانی مشین خال خال مل جاتی ہے۔ مہنگے داموں ملتی ہے کہ پرانا ماڈل ہے۔ لیکن مل جاتی ہے۔ انٹرنیٹ سے

سرچ کر کے خرید کر میں بھجوادوں گا۔ اللہ تعالیٰ کا اس پیشکش پر شکر ادا کیا۔ غرض اس مجلس کے چند منٹوں میں خوشی و پریشانی وخوشی کے پے در پے لمحات گزر گئے۔ کچھ عرصہ بعد مخدوم زادہ مکرم مولانا محمد زکریا نے فون پر مژدہ سنایا کہ امریکہ سے وہ مشین مل گئی ہے۔ ٹیکسلا آ گئی ہے۔ جناب صلاح الدین نے اس سے تقاریر کو کاغذات پر منتقل کرنے کا عمل بھی شروع کر دیا ہے۔

لاہور میں چند دنوں بعد جناب محترم صلاح الدین کے صاحبزادہ مولانا احمد علی صاحب جو ہمارے حضرت قبلہ سید نفیس الحسینی ﷫ کے خلیفہ مجاز بھی ہیں، سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے خوشخبری سنائی کہ اکثر تقاریر کاغذ پر منتقل ہوگئی ہیں۔ باقی پر کام جاری ہے۔ ہفتہ بعد خود جناب صلاح الدین کا فون آیا کہ ہفتہ تک کام مکمل ہو جائے گا۔ فقیر نے ان تقاریر کا مسودہ حاصل کرنے کے لئے ۱۰؍مارچ ۲۰۱۷ء جمعہ کو ٹیکسلا کا سفر کیا۔ مسودہ مل گیا۔ ایک آدھ تقریر بعد میں ڈاک سے بھی آپ نے ارسال فرمائی۔

۲۲؍اپریل ۲۰۱۷ء کو حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ اور جناب صلاح الدین بمع اپنے صاحبزادہ صاحب کے دفتر مرکزیہ ملتان تشریف لائے۔ ہفت روزہ ''لولاک'' سے ۲۱ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ دسمبر ۱۹۷۳ء کی تقاریر جمع کیں۔ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کی کتاب سے حضرت مفکر اسلام مولانا مفتی محمود ﷫ کی مزید چار تقاریر ختم نبوت پر مل گئیں۔ یوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیالیس تقاریر ختم نبوت میسر آ گئیں۔ جن میں سے ۳۸ تقاریر پہلی بار کتابی شکل میں چھپ رہی ہیں۔ ان میں سے بعض پہلی دفعہ کیسٹوں سے منتقل ہو کر شائع ہو رہی ہیں۔ اب ان کی ترتیبی فہرست یہ ہے:

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری ﷫

۱/۱......	تقریر	ختم نبوت کانفرنس راجہ بازار راولپنڈی	۶؍ستمبر ۱۹۷۴ء
۲/۲......	تقریر	ختم نبوت کانفرنس راجہ بازار راولپنڈی	۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء

حافظ القرآن والحدیث مولانا محمد عبداللہ درخواستی ﷫

۳/۱......	تقریر	ٹیکسلا	۲۴؍مئی ۱۹۷۴ء
۴/۲......	تقریر	ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ	دسمبر ۱۹۷۴ء

مفکر اسلام مولانا مفتی محمود ﷫

۵/۱......	تقریر	ختم نبوت کانفرنس لاہور	۴؍جون ۱۹۷۲ء
۶/۲......	تقریر	ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ	دسمبر ۱۹۷۳ء
۷/۳......	تقریر	ختم نبوت کانفرنس راجہ بازار راولپنڈی	۲۸؍جون ۱۹۷۴ء

۴/ ۸......	تقریر	ختم نبوت کانفرنس راجہ بازار راولپنڈی	۲۱ر جولائی ۱۹۷۴ء
۵/ ۹......	تقریر	ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ	دسمبر ۱۹۷۴ء
۶/ ۱۰......	تقریر	مجلس تحفظ ختم نبوت کا استقبالیہ کراچی	دسمبر ۱۹۷۵ء
۷/ ۱۱......	تقریر	ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ	دسمبر ۱۹۸۹ء

مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزاروی ؒ

۱۲......	تقریر	ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ	دسمبر ۱۹۷۳ء

حضرت مولانا شاہ احمد نورانی ؒ

۱۳......	تقریر	ختم نبوت کانفرنس راجہ بازار راولپنڈی	۲۱ر جولائی ۱۹۷۴ء

جناب نوابزادہ نصر اللہ خان ؒ

۱۴......	تقریر	ختم نبوت کانفرنس راجہ بازار راولپنڈی	۲۱ر جولائی ۱۹۷۴ء

حضرت مولانا تاج محمود ؒ

۱۵......	تقریر	ختم نبوت کانفرنس راجہ بازار راولپنڈی	۶ر ستمبر ۱۹۷۴ء

حضرت مولانا عبدالستار خان نیازی ؒ

۱۶......	تقریر	ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ	دسمبر ۱۹۷۳ء

حضرت مولانا محمد اجمل خان ؒ

۱/ ۱۷......	تقریر	ختم نبوت کانفرنس راجہ بازار راولپنڈی	۲۱ر جولائی ۱۹۷۴ء
۲/ ۱۸......	تقریر	ختم نبوت کانفرنس راجہ بازار راولپنڈی	۶ر ستمبر ۱۹۷۴ء

حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید ؒ

۱۹......	تقریر	ختم نبوت کانفرنس راجہ بازار راولپنڈی	۶ر ستمبر ۱۹۷۴ء

حضرت مولانا عبدالقادر روپڑی ؒ

۲۰......	تقریر	ختم نبوت کانفرنس راجہ بازار راولپنڈی	۶ر ستمبر ۱۹۷۴ء

جناب سید مظفر علی شمسی ؒ

۲۱......	تقریر	ختم نبوت کانفرنس راجہ بازار راولپنڈی	۶ر ستمبر ۱۹۷۴ء

جناب آغا شورش کاشمیریؒ

۲۲...... تقریر ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ دسمبر ۱۹۷۳ء

جناب سردار عبدالقیوم خان، آزاد کشمیر

۲۳...... تقریر ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ دسمبر ۱۹۷۳ء

حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ

۲۴...... تقریر ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ دسمبر ۱۹۷۳ء

جناب میجر محمد ایوب خان صاحبؒ

۲۵...... تقریر ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ دسمبر ۱۹۷۳ء

جناب غلام احمد رضا صاحب، آزاد کشمیر

۲۶...... تقریر ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ دسمبر ۱۹۷۳ء

جناب بریگیڈیر گلزار احمد صاحب

۲۷...... تقریر ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ دسمبر ۱۹۷۳ء

جناب حنیف رضا صاحبؒ، فیصل آباد

۲۸...... تقریر ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ دسمبر ۱۹۷۳ء

جناب عزیز انصاری صاحبؒ، گوجرانوالہ

۲۹...... تقریر ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ دسمبر ۱۹۷۳ء

جناب سردار میر عالم خان لغاریؒ

۳۰...... تقریر ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ دسمبر ۱۹۷۳ء

جناب رفیق احمد باجوہ صاحب، چونڈہ (سابق قادیانی)

۳۱...... تقریر ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ دسمبر ۱۹۷۳ء

جناب سید انتصار حسین شاہ صاحب

۳۲...... تقریر ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ دسمبر ۱۹۷۳ء

جناب احمد علی صاحب، ڈیرہ اسماعیل خان

۳۳...... تقریر ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ دسمبر ۱۹۷۳ء

جناب آصف بھلی صاحب، سیالکوٹ

۳۴...... تقریر ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ دسمبر ۱۹۷۳ء

جناب رانا اشفاق احمد صاحب، زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

۳۵...... تقریر ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ دسمبر ۱۹۷۳ء

جناب حافظ وصی احمد صاحب، زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

۳۶...... تقریر ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ دسمبر ۱۹۷۳ء

جناب قادر بخش صاحب، فجی آئی لینڈ

۳۷...... تقریر ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ دسمبر ۱۹۷۳ء

جناب عبدالمتین چوہدری صاحب، ساہیوال

۳۸...... تقریر ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ دسمبر ۱۹۷۳ء

جناب محمد اسلم صاحب، زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

۳۹...... تقریر ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ دسمبر ۱۹۷۳ء

جناب رب نواز چنیوٹی صاحب

۴۰...... تقریر ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ دسمبر ۱۹۷۳ء

جناب سید محمد امین گیلانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۱/۴۱...... نظم ختم نبوت کانفرنس راجہ بازار راولپنڈی ۶ر ستمبر ۱۹۷۴ء

۲/۴۲...... نظم ختم نبوت کانفرنس راجہ بازار راولپنڈی ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء

لیجئے جناب! صلاح الدین صاحب کے ہاتھوں قدرت نے ’’تحریک ختم نبوت‘‘ سے متعلق یہ تاریخی گرانقدر سرمایہ مہیا کردیا ہے۔ اسے کتابی شکل میں شائع کرنے کی سعادت کے حصول پر اللہ تعالیٰ کا ان گنت بار شکر ادا کرتا ہوں۔ فللحمد للہ اوّلاً و آخراً! والسلام!

محتاج دعا: فقیر اللہ وسایا...... ۲۱ر مئی ۲۰۱۷ء مطابق ۲۴ر شعبان المعظم ۱۴۳۸ھ، ملتان

چھتیسویں سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر کے شرکاء

مولانا محمد وسیم اسلم

حسب سابق امسال سالانہ ردقادیانیت کورس ۲رشعبان المعظم تا ۲۳رشعبان المعظم ۱۴۳۸ھ مطابق ۲۹راپریل تا ۲۰رمئی ۲۰۱۷ء مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں منعقد ہوا۔ بفضلہ تعالیٰ امسال نوصد چون (۹۵۴) حضرات نے شرکت کی۔ ان میں سے انچاس (۴۹) طلباء کو کثرت غیر حاضری ودیگر وجوہ کی بناء پر خارج کیا گیا۔ ذیل کی فہرست میں خارج شدہ طلباء کے نمبرات داخلہ پر کراس کا نشان لگا دیا گیا ہے۔ طلباء کرام کی فہرست ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

اسمائے گرامی شرکاء کورس

نمبر شمار	نام	ولدیت	ضلع
1	علی معاویہ	محمد معاویہ	پاکپتن
~~2~~	محمد اکرم	حافظ خوشی محمد	چنیوٹ
3	محمد احمد	محمد شریف	جھنگ
4	محمد صلاح الدین	فضل الرحمٰن	ڈی آئی خان
5	محمد عبدالرؤف	عبدالعزیز	ملتان
6	محمد ابوبکر صدیق	محمد اعظم	ملتان
7	محمد رمضان	حافظ نذیر احمد	لودھراں
8	نبیل شہزاد	شکور احمد	مانسہرہ
9	مبصر خان	اجمل خان	صوابی
10	فیض اللہ	عبدالصدیق	دیامر
11	بخت منیر	اورنگزیب	مانسہرہ
12	امت اللہ	حاجی اکبر	دیامر
13	عمران خان	معین الدین	کوئٹہ
14	محمد عمران	موسیٰ جان	قلعہ عبداللہ
15	شبیر خان	غلام رحمٰن	مردان
16	ذوالفقار احمد	احمد خان	جہلم
17	محمد نسیم	محمد ہاشم	لورالائی
18	امیر محمد	کمال الدین	لورالائی
19	محمد اشفاق طاہر	نذیر احمد	ملتان
20	محمد خالد بلال	تاج حسین	ڈی جی خان
21	محمد عثمان	شوکت علی	بہاولپور
22	افتخار احمد	محمد قدر آیاز	بنوں
23	محمد زاہد اشرف	محمد اشرف	بہاولنگر
24	اکرام الرحمٰن	شربت خان	ٹانک
25	سعید نواز	گل شائیر	وزیرستان
26	اکرام اللہ	آدم خان	ٹانک
27	امداداللہ	عید نواز	کرک
28	جمیع اللہ	عمر حیات	تورغر
29	محمد ابراہیم	حاجی محمد شفیق	کراچی
30	جواد خان	بختیار علی	صوابی

31	محمد زبیر خان	محمد عمر	لکی مروت
32	بلال احمد	صالح الرحمٰن	دیر بالا
33	رفیع اللہ	نورالدین	پشین
34	عبدالرحمٰن	حاجی عطاء محمد	کوئٹہ
35	امین اللہ	آغا محمد	لورالائی
36	محمد رضا	حاجی منیر احمد	زیارت
37	عفران	الٰہی بخش	نوشکی
38	نصیب اللہ	ملا آدم خان	کوئٹہ
39	نذیر احمد	عبدالعزیز	گھوٹکی
40	عتیق اللہ	مولوی محمد	کوئٹہ
41	محمد شعیب	عبدالقاہر	کوئٹہ
42	صلاح الدین	عبدالستار	راجن پور
43	اسامہ امین	محمد امین	حافظ آباد
44	محمد اشفاق	محمد صدیق	بہاول پور
45	سید امیر خان	اطلس خان	چنیوٹ
46	محمد حنظلہ	حافظ اللہ دتہ	بہاول پور
47	محمد زکریا	احسان احمد	رحیم یار خان
48	محمد عبداللہ	محمد عبدالستار	جھنگ
49	محمد مہتاب	محمد فاروق	لاہور
50	محمد عدنان	اللہ ڈوایا	بہاول پور
51	ساجد قاسمی	میر محمد قاسمی	باغ
52	محمد عاطف	محمد اسماعیل	اوکاڑہ
53	قیصر صدیق	محمد صدیق	قصور
54	محمد انور	گاموں	راجن پور
55	محمد فاروق	محمد اقبال	مظفر گڑھ
56	محمد شہزاد	محمد اختر	خانیوال
57	محمد عمر فاروق	محمد ابراہیم	ملتان
58	محمد خالد	غلام یاسین	لودھراں
59	محمد اشفاق	عبدالقادر	رحیم یار خان
60	محمد عابد	غلام سرور	ملتان

61	محمد وارث	عبدالرحمٰن	جھنگ
62	محمد داؤد	حافظ بلال	وہاڑی
63	محمد عامر	محمد صادق	مظفر گڑھ
64	محمد سمیع اللہ	عبداللطیف	ڈی جی خان
65	محمد عمر	شیر محمد	جہلم
66	محمد نعیم	محمد اسماعیل	رحیم یار خان
67	محمد طارق امتیاز	امتیاز الحق	ملتان
68	اشفاق احمد	حبیب الرحمٰن	لکی مروت
69	سعید اللہ	عیسیٰ ولی	قلندر
70	محمد عامر	محمد افضل	مانسہرہ
71	امیر حمزہ	محمد عباس	راولپنڈی
72	خضر حیات	مہندی خان	گجرات
73	شوکت علی	نادر خان	گجرات
74	محمد ابوبکر	محمد رفیق	مانسہرہ
75	مختیار احمد	نذر حسین	لیہ
76	محمد وقاص	سارنگ علی	فیصل آباد
77	محمد سفیان	عبداللطیف	خانیوال
78	محمد بلال	حریف گل	نوشہرہ
79	محمد ناصر نعمانی	امیر نواز	پشاور
80	محمد ظفر	محمد شریف	بہاول نگر
81	سلیم خان	وحید خان	لوئر دیر
82	محمد کریم اللہ	حاجی نوروز	چترال
83	محمد یعقوب	محمد ایوب	رحیم یار خان
84	محمد ریاست	شیر بہادر	مانسہرہ
85	احسان الحق	عبدالصادق	سوات
86	شاہ فہد	زمین خان	صوابی
87	جواد احمد	فدائی رحمت	چترال
88	عبدالرحمٰن	موسم خان	وزیرستان
89	حبیب اللہ جان	لعل بادشاہ	مہمند ایجنسی
90	محمد ایاز	گل محمد	بٹگرام

91	محمد مزمل عباسی	نور محمد خان	باغ
92	سلمان شاہ	مقرب شاہ	ہنگو
93	محمد یونس	سحر گل شاہ	لکی مروت
94	وقاص شاہ	مقرب شاہ	ہنگو
95	محمد فرحان	سبز علی خان	مالاکنڈ
96	نور شریف	حلیم اکبر	مردان
97	محمد حمزہ	فرید احمد	اسلام آباد
98	مبشر حسن	محمد رمضان	راولپنڈی
99	محمد نعمان	حیدر علی	نوشہرہ
100	کامران خان	غلام حیدر	راولپنڈی
101	توحید	محمد زاہد	صوابی
102	عبدالحق	شمس الرحمن	صوابی
103	محمد سعد	فضل الرحمن	مانسہرہ
104	محمد عظیم قریشی	محمد ریاض	اسلام آباد
105	محمد ابرار حسن	حسن خان	مردان
106	محمد فیاض	محمد صابر	ایبٹ آباد
107	عبدالغنی	اکبر علی	وزیرستان
108	محمد فیصل	عبدالقیوم	مانسہرہ
109	عرفان اللہ	عبدالمجید	کوہستان
110	اسرار محمد	ملنگ جان	دیر
111	وقار رحمت	رحمت حسین	پونچھ
112	نزاکت حسین	محب اللہ	نیلم
113	ثناء اللہ	قیوم گل	مالاکنڈ
114	سید نبی	خان جان	باجوڑ
115	حمید اللہ	رضوان اللہ	مالاکنڈ
116	صفت شاہ	سید شاہ	بٹگرام
117	محمد احسان	دیوان شاہ	مانسہرہ
118	حماد	محمد ریاض	ایبٹ آباد
119	شبیر احمد	عبدالوحید	وزیرستان
120	محمد طاہر	تازر خان	مانسہرہ
121	محمد ادریس	لعل خان	ہری پور
122	اسد اسحاق	محمد اسحاق	باغ
123	احمد علی خان	عبداللہ	ہری پور
124	محمد احسان الحق	محمد اخلاق	اسلام آباد
125	ظہور احمد	عزیز اللہ	مانسہرہ
126	ثاقب خان	ریاست علی	ہری پور
127	سعید خان	نصیب خان	مانسہرہ
128	احمد جہانگیر خان	منظور احمد	راولپنڈی
129	محمد مہران	خالد خان	مردان
130	اسامہ بادشاہ	گل بادشاہ	بٹگرام
131	فرہاد خان	سعید اللہ	وزیرستان
132	اسد علی	رحمت جان	دیر
133	حبیب اللہ	امان اللہ	مردان
134	محمد فیصل	صدیق اکبر	بٹگرام
135	مشتاق احمد	محمد اسرائیل	بونیر
136	حضرت محمد	نثار محمد	صوابی
137	عدنان احمد	سجاد احمد	صوابی
138	محمد معاویہ گورمانی	محمد ابوبکر	سیالکوٹ
139	محمد سمیع اللہ	ریاض حسین	راجن پور
140	سمیع الحق سعید	مولانا محمد سعید	کوہستان
141	حامد علی	فقیر گل	بونیر
142	محمد طارق	کمل شاہ	بونیر
143	محمد شیراز عباسی	محمد شعیب	مردان
144	محمد اسحاق عباسی	اشفاق علی	مردان
145	وقاص احمد عباسی	حب الاسحاق	دیر
146	محمد بلال عباسی	محمد اللہ	مردان
147	حیات اللہ عباسی	ثمر گل	پشاور
148	محمد عبدالرحمن	نصیر اختر	مردان
149	محمد عاصم عباسی	عبدالباری	مردان
150	محمد قاسم عباسی	عبدالباری	مردان

151	جاوید علی عباسی	بخت جمال	مردان
152	محمد منیر عباسی	حبیب سید	شانگلہ
153	احمد گل	فقیر گل	مردان
154	یوسف شاہ عباسی	عبدالواحد	مردان
155	محمد حمزہ عباسی	اعظم خان	مالاکنڈ
156	عبداللہ عباسی	طالع ذر	مردان
157	عارف علی عباسی	نور محمد شاہ	مردان
158	سردار منیر عباسی	بخت منیر	مالاکنڈ
159	ظاہر شاہ عباسی	علی رحمان	مردان
160	اکرام اللہ ساجد	محمد مختار	سرگودھا
161	محمد ارسلان	محمد خان	سرگودھا
162	محمد ہاشم	فلک شیر	چنیوٹ
163	محمد ابوبکر جھنگوی	محمد اسلم	جھنگ
164	محمد عثمان عارف	راؤ محمد عارف	خانیوال
165	نعیم اللہ	محمد اشرف	پاکپتن
166	حیدر علی شاہ	احمد علی شاہ	نوشہرہ
167	محمد عدنان	آمین گل	نوشہرہ
168	سراج الحق	سیف الحق	نوشہرہ
169	سہیل احمد	تاج محمد	نوشہرہ
170	سعادت خان	محبت خان	نوشہرہ
171	محمد اسامہ	محمد عبداللہ	ملتان
172	محمد زاہد عثمانی	محمد رمضان	رحیم یار خان
173	محمد صدیق	محمد یوسف	راجن پور
174	محمد بلال	محمد اکرم	لیہ
175	محمد عرفان	محمد رمضان	سرگودھا
~~176~~	محمد اشرف	گلزار احمد	چنیوٹ
177	محمد حسنین معاویہ	اللہ دتہ مظہر	جھنگ
178	کاشف علی	محمد اسلم	ساہیوال
179	شاہد محمود	محمد ارشاد	پاکپتن
~~180~~	محمد اسامہ عزیز	محمد جہانگیر	ساہیوال
181	محمد عامر	محمد شریف	جھنگ
182	ساجد محمود	رحیم بخش	بہاولنگر
183	علی معاویہ	محمد نواب	بہاولنگر
184	محمد عرفان صابر	صابر حسین	ساہیوال
185	قیصر فاروق شاہد	نذیر احمد	ساہیوال
186	محمد رضوان	محمد اکرم	ساہیوال
187	محمد ارشاد	بشیر احمد	بہاولنگر
188	کامران اللہ خان	قدرت اللہ	میانوالی
~~189~~	ممتاز احمد	خدا بخش	ڈی جی خان
190	سیف اللہ صارم	بتول خان	ڈی آئی خان
191	رضوان علی	مختار علی	ننکانہ
192	سیف الرحمن	حاجی احمد شیر	چنیوٹ
193	عتیق الرحمن	عبدالرحمن	چنیوٹ
194	سمیع اللہ مدنی	قمر اقبال	چنیوٹ
195	طلحہ رسول	غلام رسول	سرگودھا
196	نظار محمد	جان محمد	بونیر
~~197~~	مقصود انور	محمود	بونیر
198	نوید خان	نور افضل	بونیر
199	بخت ولی خان	ثواب گل	بونیر
200	محسن علی	اکبر علی	اوکاڑہ
201	سیف اللہ	محمد اسماعیل	بونیر
202	مظہر شاہ	زرین	بونیر
203	عفان خالد	سیف اللہ	چنیوٹ
204	سلمان خالد	سیف اللہ	چنیوٹ
205	صدیق اللہ	گل اکبر خان	وزیرستان
206	محمد قاسم	انصار احمد	لاہور
207	محمد عدنان	محمد سرور	بہاولنگر
208	محسن علی	مقصود علی	گوجرانوالہ
209	انعام الحق	عبدالستار	صوابی
210	فضل ہادی	زیارت خان	صوابی

211	سعدالدین	عبدالحمید	ڈی آئی خان
212	عطاءالرحمن	بشیراحمد	لیہ
213	امیرعمر	عبیداللہ	ڈی آئی خان
214	نائب شاہ	سلطان شاہ	ہرنائی
215	عبدالحنان	محمدشریف	زیارت
216	علاؤالدین	وجیہ الدین	ٹانک
217	زومان خان	شیروالی خان	ڈی آئی خان
218	محمدعمر	زکیم خان	وزیرستان
219	اخترحسین	محمدجمیل	وزیرستان
220	محمدقاسم	مولوی محمدشفیع	لورالائی
221	عبداللہ	غلام رسول	لورالائی
222	عامرشہزاد	محمدرفیق	منڈی
223	محمدیاسین	عبدالغفار	لاہور
224	غلام مرتضیٰ	رحیم بخش	ملتان
225	محمدانیس الرحمن	محمدیعقوب	جھنگ
226	محمدظفر	محمدرمضان	مظفرگڑھ
227	عمرسعید	حبیب اللہ	کرک
228	جواداللہ	خیرگل	پشاور
229	عمران علی	گوہرعلی	چارسدہ
230	فضل واحد	محمدفاضل	باجوڑ
231	محمدزکریا	محمدعقیل	خانیوال
232	یاسراحمدحقانی	شیراحمد	چارسدہ
233	فضل الٰہی	محمدالیاس	سوات
234	لقمان شاہ	شاہ باچہ	چارسدہ
235	سکندرشاہ	سیدمحمدشاہ	چارسدہ
236	محمدشیر	حاجی منور	پشاور
237	محمدشہریار	سعادت خان	چارسدہ
238	رشیداللہ	عمرحیات	بونیر
239	جوادخان	محمود	مردان
240	نجیب الاسلام	نجم الاسلام	چارسدہ

241	نوراللہ	روح اللہ	چارسدہ
242	محمدابراہیم زاہد	حاجی محمدجمیل	ساہیوال
243	عمران الحق	محفوظ الحق	لوئردیر
244	زیداللہ	بختیارگل	چارسدہ
245	محمدکاشف	عبدالروف	خانیوال
246	محمدضیاءالرحمن	مولاناعبدالحق	مظفرگڑھ
247	محمدبلال	محمدالیاس	مظفرگڑھ
248	محمدضیاءالحق	حبیب الرحمن	راجن پور
249	محمدشاہدابراہیم	محمدابراہیم	مظفرگڑھ
250	محمدطلحہ	محمدشفیع	مظفرگڑھ
251	محمدابوبکر	محمدشریف	مظفرگڑھ
252	محمدعبداللہ زاہد	رب نواز	مظفرگڑھ
253	محمدجمیل	محمدحسین	مظفرگڑھ
254	محمدمدنی سکھانی	عبدالکریم	مظفرگڑھ
255	محمدشکیل احمد	الٰہی بخش	مظفرگڑھ
256	محمداشفاق	شاہ محمد	مظفرگڑھ
257	محمدجمشید	محمدیوسف	مظفرگڑھ
258	محمدنعیم اختر	محمدیوسف	ساہیوال
259	عمرفاروق	جاویدالرحمن	چارسدہ
260	لیاقت علی	حضرت بلال	سوات
261	محسن ضیاء	محمدحنیف	وہاڑی
262	نعمان عباسی	محمدتنظیم عباسی	ایبٹ آباد
263	عباس عالم	جان عالم	چارسدہ
264	عبدالغنی	محمدظریف	زیارت
265	فضل دیان	فضل سبحان	چارسدہ
266	امان اللہ خان	امین خان	بنوں
267	فرمان اللہ	گل الرحمن	چارسدہ
268	محمدعاصم	محمدخورشید	باغ
269	محمدقاسم عباسی	محمدسلیم خان	باغ
270	فیصل مقبول	مقبول احمد	اوکاڑہ

271	معاذ احمد	مطیع الحق	اٹک
272	صفی اللہ	مسافر شاہ	ہری پور
273	سید یاسر شاہ	محمد کریم شاہ	چارسدہ
274	کامل خان	شہزاد خان	چارسدہ
275	محمد طفیل	محمد فیاض	مانسہرہ
276	سید عطاء اللہ	سید انور شاہ	مردان
277	خضر حیات	محمد گل ترین	مردان
278	صدام حسین	محمد شہباز	ژوب
279	سردار خان	رحیم گل	مردان
280	وقاص	پرویز خان	مردان
281	عرفان نبی	گل رحیم	صوابی
282	تیمور شاہ	میر عالم	مردان
283	جواد علی	سمیع اللہ	مردان
284	محمد وسیم	ذوالقرنین	مردان
285	محمد سفیان	حاجی محمد بخش	بہاول پور
286	محمد شفیق الرحمن	حبیب احمد	بہاول پور
287	غلام اکبر	اللہ دتہ	بہاول پور
288	حنظلہ اکرام	اکرام اللہ	بہاول پور
289	محمد بلال	محمد الیاس	بہاول پور
~~290~~	محمد طلحہ	محمد ارشاد الحق	بہاول پور
291	زین الدین	امین اللہ	خیبر ایجنسی
292	محمد عمر فاروق	محمد اقبال	لودھراں
293	امان اللہ	ظاہر شاہ	خیبر ایجنسی
294	عرفان اللہ	یونس خان	پشاور
295	مفتاح الدین	ضیاء الدین	پشاور
296	سمیع اللہ	مفتی محمد	لوئر دیر
297	نعمان احمد	ممتاز احمد	پشاور
298	لوبیا خان	عالم جان	خیبر ایجنسی
299	محمد عدیس محمدی	قدر گل	پشاور
300	محمد کامران محمدی	جہانزیب	پشاور

~~301~~	محمد عمیر	محمد یوسف	چنیوٹ
~~302~~	ضیاء الرحمن	خلیل احمد	بہاول پور
303	محمد صدیق الرحمن	حافظ محمد اسحاق	بہاول پور
304	محمد غالب	محمد نعیم	راولپنڈی
305	حافظ محمد طیب	حافظ عبدالرحیم	رحیم یار خان
~~306~~	سمیع اللہ	محمد شفیع	بہاول پور
307	محمد نواف ندیم	محمد ندیم	بہاول پور
308	شفیق الرحمن	سیف الرحمن	بہاول پور
309	محمد عمر	محمد بخش	بہاول پور
~~310~~	محمد ابوبکر	محمد اسحاق	بہاول پور
311	محمد جاوید	مرید حسین	لودھراں
312	محمد عارف	رحمت علی	ملتان
313	محمد صدیق	غلام قاسم	بہاول پور
314	محمد حسان ظفر	محمد ظفر ربانی	بہاول پور
~~315~~	محمد کبیر	خدا بخش	لودھراں
316	محمد عمر فاروق	امیر بخش	بہاول پور
317	محمد فیاض	پیر بخش	بہاول پور
318	محمد رضوان	محمد سلیمان	سرگودھا
319	رحمان علی	محمد سردار	فیصل آباد
320	مشتاق احمد	محمد یوسف	میانوالی
321	زین العابدین	محمد شاہد	چنیوٹ
322	وقار احمد	کمال الدین	مظفر گڑھ
323	غلام یاسین	منظور احمد	بہاول پور
324	احسان اللہ	سید ولی اللہ	لاہور
325	حسین احمد	محمد غلام محمود	ڈی جی خان
326	عاقب جاوید	محمد طفیل جاوید	لودھراں
327	ناظم شہزاد	محمد رفیق	ساہیوال
328	محمد عمر عثمان	حمد ذاکر	چنیوٹ
329	عطاء الرحمن	ضیاء الرحمن	پشاور
330	محمد عمیر	محمد شفیق	میرپور خاص

331	عطاء الرحمٰن	عبدالحلیم	عمرکوٹ
332	محمد حذیفہ	محمد عبدالرشید	میرپورخاص
333	محمد حذیفہ	اختر علی	ٹنڈوالہ یار
334	اللہ بخش	گل حسن	میرپورخاص
335	محمد شاہد	حکموں	سانگھڑ
336	عبداللہ	بشیر	تورغر
337	ہدایت اللہ	سعداللہ	بونیر
338	امجد علی	عبدالرزاق	بدین
~~339~~	محمد عارف	امان اللہ	میرپورخاص
340	عتیق الرحمٰن	محمد اشرف	کراچی
341	جنید احمد	عتیق الرحمٰن	کراچی
342	محمد حذیفہ	عبدالرحمٰن شاد	میرپورخاص
343	عبداللہ	عبدالرحمٰن شاد	میرپورخاص
344	رضوان احمد	انور حسین	نوشہرو فیروز
345	نظر محمد	لال محمد	عمرکوٹ
346	فیاض احمد	محمد امین	عمرکوٹ
347	عبدالشکور	گل شیر	ٹنڈوالہ یار
348	حسین احمد	شہباز خان	ژوب
349	محمد حسین	محمد عثمان	کوئٹہ
350	مجیب الرحمٰن	محب اللہ	پشین
351	مبشر عمر	محمد عمر	حیدرآباد
352	عمران	محمد انور	میرپورخاص
353	زبیر احمد	محمد عیسٰی	پشین
354	معاویہ حسن	سیف الاسلام	حیدرآباد
355	محمد عمیر	عبدالستار	نواب شاہ
356	سجاد احمد	سونو خان	حیدرآباد
357	محمد رضوان	محمد یعقوب	گوجرانوالہ
358	محمد عبداللہ بٹ	افتخار احمد	گوجرانوالہ
359	محمد عمر	محمد صابر	گوجرانوالہ
360	اکرام اللہ	ثناء اللہ	شیخوپورہ

361	محمد سلطان	محمد منشا	شیخوپورہ
362	محمد عباس	محمد ادریس	ٹنڈوالہ یار
363	سجاول	احمد دین	میرپورخاص
364	محمد فیصل	دوست محمد	عمرکوٹ
365	محمد تسلیم	محمد مستقیم	کراچی
366	حبیب اللہ	حفیظ الرحمٰن	کراچی
367	احسان اللہ	نیاز محمد	استور
~~368~~	ایاز	حبیب حسین	کراچی
369	عمران خان	غلام مصطفٰی	میرپورخاص
370	عبدالواجد	وزیر محمد	کراچی
371	محمد ابوبکر انصاری	پیر محمد انصاری	کراچی
372	منظور احمد	منیر احمد	سانگھڑ
373	وکیل احمد	محمد امین	قصور
374	محمد عمر انصاری	حافظ امیر اللہ	کراچی
375	عبدالمنان	ارشد علی	نوشہرو فیروز
376	نور محمد	محمد صالح	گھوٹکی
377	محمد اسحاق	غلام حسین	ٹھیاری
378	آصف علی	محمد اسلم	نوشہرو فیروز
379	امان اللہ	قاضی خان	استور
380	شہزاد احمد	میر حسن	عمرکوٹ
381	سیف اللہ	قاری شبیر احمد	گھوٹکی
~~382~~	حماد اکرم	محمد اکرم	کراچی
383	محمد اختر	محمد رب نواز	بہاول پور
384	نواب علی	اصغر علی	نوشہرو فیروز
385	صابر علی	ثناء اللہ	پنجگور
386	خداداد	محمد قاسم	سانگھڑ
387	محمد یوسف رحیم	محمد ایوب	میرپورخاص
388	محسن عزیز	عبدالعزیز	میرپورخاص
~~389~~	محمد عرفان	محمد اقبال	کراچی
390	ارسلان احمد	مقبول احمد	میرپورخاص

391	صلاح الدین	محمد سعید	لسبیلہ
392	محمد طاہر نواز	برہان الدین	سوات
393	حبیب الرحمٰن	شیر محمد شاکر	کوئٹہ
394	سید سیف اللہ	سید عبدالواسع	قلعہ عبداللہ
395	محمد ذیشان	محمد یونس	کراچی
396	عمر فاروق	بشیر احمد	کراچی
397	صداقت خان	سفیر احمد	حیدرآباد
398	محمد عامر	محمد حبیب	میرپور خاص
399	نادر	شیر زمان	کوئٹہ
400	محمد رضوان	عبدالعزیز	کراچی
401	کلیم اللہ	امان اللہ	کراچی
402	علی اکبر	محمد حسن	کراچی
403	اختر زمان زرکشی	محمد اصغر	کراچی
404	محمد خالد	حسن خان	لکی مروت
405	عبدالواحد	محمد ابراہیم	کراچی
406	محمد اشفاق	جمال الدین	بدین
407	غلام علی	محمد علی	گجرات
408	محمد احمد	محمد شریف	سانگھڑ
409	محمد ادریس	عبدالمجید	قلعہ سیف اللہ
410	محمد عادل	محمد سرور	سانگھڑ
411	محمد احمد	قاری محمد جمیل	سانگھڑ
412	عبدالشکور	سعید احمد	نواب شاہ
413	رضاء اللہ	زرولی خان	ٹانک
414	مسعود شاہ	محمد شفیق	بونیر
415	اکبر نواز	جاوید اقبال	تورغر
416	ارشد علی	گل محمد	کراچی
417	طاہر محمد	غلام محمد	لکی مروت
418	محمد احسان	سید غلام سرور	مانسہرہ
419	جنید احمد	محمد اعظم	واشک
420	عطاء المحسن	محمد رفیق شیخ	حیدرآباد

421	فرمان اللہ	عبدالقدیر	لکی مروت
422	آصف اللہ	عنایت اللہ	لکی مروت
423	عبدالواسع	ماسٹر ظاہر شاہ	قلعہ سیف اللہ
424	عبدالجلیل	فضل باری	قلعہ سیف اللہ
425	بشیر احمد	مولابخش	سانگھڑ
426	محمد عثمان حیدر	منیر احمد	گھوٹکی
427	گل زمین	غیرت سید	تورغر
428	ابراہیم خان	غازی رحمان	بنوں
429	محمد اجمل	محمد اصغر	رحیم یار خان
430	محمد حسنین	محمد حنیف	رحیم یار خان
431	محمد جمیل	فضل ربی	پشاور
432	بشیر احمد	دوست خان	سوات
433	محمد علی	عبدالحق	رحیم یار خان
434	جمیل احمد	خان محمد	قلات
435	زمان یاسین	محمد یاسین	بدین
436	محمد یاسین	مظفر خان	چارسدہ
437	ظفر اللہ	بسم اللہ دین	سانگھڑ
438	نادر شاہ	ظاہر شاہ	حیدرآباد
439	محمد عامر	مولابخش	کیچ تربت
440	شوکت علی	بجن	عمرکوٹ
441	محمد امجد	شاہ زرین	کراچی
442	سرفراز علی	علی محمد	کیچ
443	محمد وسیم اکرم	راؤ محمد اکرم	کراچی
444	محمد طلحہ	محمد نعیم	کراچی
445	محمد جنید خان	فضل دیان	کراچی
446	محبوب اللہ	امتیاز خان	مردان
447	میرا خان	جلال الدین	کیچ
448	ذاکر علی	غلام حسین	کیچ
449	نوید اقبال	پیر زمان خان	صوابی
450	محمد ثناء اللہ	ملک خلیل احمد	بہاول پور

451	مطیع اللہ	فضل الدین	ژوب
452	ایوب خان	فیض الحق	چارسدہ
453	غفوراللہ	شیرافضل	سوات
454	عبدالوہاب	میاں ولی شاہ	مردان
455	ثناءاللہ	سیف اللہ	سجاول
456	عبدالباسط	علی حیدر	سجاول
457	مسعوداحمد میمن	کفایت اللہ	سجاول
458	فقیرمحمد	محمدرحمان	سجاول
459	زین العابدین	محرم	ٹھاری
460	محمداسماعیل جتوئی	مولاناتاج محمد	سجاول
461	محمدتوقیر	محمدرفیق	حیدرآباد
462	دانیال	محمدرفیق شیخ	حیدرآباد
463	محمداسامہ	عبدالصمد	حیدرآباد
464	محمدابراہیم	یارمحمد	دیر
465	محمدجنید	مینہ بار	کراچی
466	عبدالرحمن	انورعلی	نوشہروفیروز
467	ریاض خان	فضل اللہ	کراچی
468	حافظ عبدالقوی	عبدالرب	سکھر
469	اللہ نواز	شاہ نواز	بہاولپور
470	عبدالسلام	شبیراحمد	بدین
471	حافظ مہتاب علی	محمدیعقوب	بدین
472	زبیراحمد	نالختو	بدین
473	محمداسماعیل	مولاناابوطاہر	کراچی
474	سیدمحمداشعر	سیدمظفرحسین	کراچی
475	اسامہ	نجم الصالحین	حیدرآباد
476	سہراب	عبدالرشید	تربت
477	فرحان احمد	عبدالستار	بدین
478	معراج الدین	اسلام الدین	حیدرآباد
479	محمدحسن	بڑوخان	مٹھی
480	وسیم	عبدالغفور	تھرپارکر

481	حسین احمد	محمدخان	کراچی
482	ظہیراحمد	محمداسلام	جیکب آباد
483	محمدعدنان	محمدیامین	جھنگ
484	ثناءاللہ	حبیب اللہ	مستونگ
485	منصوراحمد	مقصوداحمد	جامشورو
486	عبدالواحد	احمدخان	سجاول
487	ضیاءالرحمن	عبدالرحمن	جھنگ
488	عبدالرحمن	بن یامین	کراچی
489	جان محمد	عبدالرزاق	بدین
490	محمودالحسن	عبدالغنی	ٹنڈومحمدخان
491	محمدبلال	عبدالحلیم	نوشکی
492	حق نواز	نیک محمد	سجاول
493	عبدالرحمن	اورنگزیب	کراچی
494	جمال	علی زئی	کراچی
495	فیض محمد	زاہدحسین	حیدرآباد
496	محمداسد	محمدامجد	کراچی
497	احمداللہ	اسدالزمان	کراچی
498	اسراراللہ	زین اللہ	بونیر
499	محمدندیم	محمدسلیم	نواب شاہ
500	غلام مصطفیٰ	سہیل احمد	ٹھاری
501	محمدیوسف	محمدحسین	کراچی
502	پیربخش	سومار	ٹھاری
503	عبدالرحمن	اقبال	کوہستان
504	محمدیوسف	رشیداحمد	حیدرآباد
505	محمدعرفان	محمداسلم	ٹنڈومحمدخان
506	اظہرالدین	میاں بخش	ٹھاری
507	محمدالیاس	خدابخش	کچھی
508	محمدایوب	مظہرالدین	ٹھاری
509	حماداللہ	عنایت اللہ	خیرپورمیرس
510	علی شیر	محمدرمضان	عمرکوٹ

511	بقاءاللہ	محمد ہاشم	سانگھڑ
512	وسیم اختر	محمد اختر	میرپورخاص
513	غلام مجتبیٰ	عبدالشکور	سانگھڑ
514	داؤد عالم	نمیر خان	گلگت
515	محمد عثمان	میر محمد	جیکب آباد
516	عبدالاحد	زین العابدین	نوشہرو فیروز
517	محمد عرفان	عبدالرحمٰن	کراچی
518	سمیع اللہ	در محمد	سانگھڑ
519	رحمت اللہ	علی جوہر	کراچی
520	غلام نبی	محمد یوسف	بدین
521	محمد حیات	بشیر احمد	کوئٹہ
522	شاہ نواز	نور محمد	بدین
523	علی حسن	محمد حسن	تھرپارکر
524	کلیم اللہ	غلام حسین	تھرپارکر
525	عبدالقیوم چاچڑ	عبدالحکیم	سکھر
526	راشد احمد	مراد بخش	کوئٹہ
527	محمد یوسف	نورالبشر	کراچی
528	علی نواز لغاری	نصیر خان	بدین
529	محمد فاروق	محمد عمر	سانگھڑ
530	عبدالکریم	محمد فاروق	ٹنڈو محمد خان
531	بلال احمد	شوکت علی	ٹنڈو محمد خان
532	عبید بابر	محمد شیرین	کوہاٹ
533	ایاز احمد	کریم بخش	کیچ
534	لیاقت علی	محمد خالد	ایبٹ آباد
535	وسیم اکرم	علیم	بدین
536	عبدالواحد	خوشی محمد	ٹنڈو محمد خان
537	ضیاء الرحمٰن	محمد عمر فاروق	حیدرآباد
538	عریب احمد	رضا محمد	سکھر
539	محمد طلحہ	قاری علی اصغر	ہری پور
540	سید محمد عثمان	سید محمد یامین	کراچی

541	سید حذیفہ حسن	سید مظفر حسن	کراچی
542	سیف اللہ	غلام محمد	سانگھڑ
543	محمد شفیع عثمان	عبدالرشید	کراچی
544	سید طلحہ مدنی	محمد ثناء اللہ	حیدرآباد
545	محمد شعیب الیاس	محمد الیاس	کراچی
546	محمد عالم	محمد یعقوب	جامشورو
547	محمد جمیل	نور عالم	کراچی
548	عابد الرحمٰن	مجید خان	کراچی
549	اعجاز علی	اللہ بچایو	سانگھڑ
550	محمد سہیل الیاس	محمد الیاس	کراچی
551	زکریا	عبدالحکیم	کراچی
552	محمد اسماعیل	بخت شاہ	کراچی
553	زاہد احمد	زین العابدین	کراچی
554	عبدالمتین	عبدالحمید	کراچی
555	ظہور احمد	فضل محمد	قلعہ عبداللہ
556	عبدالخالق	عبدالستار	کوئٹہ
557	نعمت اللہ	نوراللہ خان	وزیرستان
558	محمد حسنین احمد	محمد عابد	ناظم آباد
559	عبدالحمید	محمد اسلم	کیچ
560	امین اللہ	محمد رضا	پشین
561	محمد یونس	دل محمد	کراچی
562	محمد شکیل	نور عالم	کراچی
563	مسعود اللہ	عبدالمنان	پشین
564	سید نقیب اللہ	سید سمیع اللہ	کراچی
565	اسرار احمد	راز محمد	لورالائی
566	غلام حیدر	سردار احمد	سانگھڑ
567	محمد شہزاد	محمد یاسین	کراچی
568	عزیز الحق	حافظ ظاہر الحق	رحیم یار خان
569	اعجاز الحق	نور ہاشم	کراچی
570	محمد صدیق	علی حسین	کراچی

571	بشیر احمد	محمد چل	میرپور خاص
572	دیدار الٰہی	محمد اسماعیل	جیکب آباد
573	واجد علی	محمد قابض	سانگھڑ
574	محمد اسامہ	شوکت علی	شکارپور
575	ایاز حسن	غلام حسن بھٹی	خیرپور میرس
576	فیاض احمد	غلام رسول	خیرپور میرس
577	عبدالستار	عبدالجبار	جیکب آباد
578	اعظم خان	خیال مرخان	کرک
579	محمد عمر صدیقی	محمد صدیق	کراچی
580	فخرالحق	احتشام الحق	کراچی
581	عابدالحق حقانی	احتشام الحق	کراچی
582	حبیب اللہ	قربان علی	کراچی
583	نظر حسین	غلام صدیق	لیہ
584	عبدالودود	محمد موسیٰ	خضدار
585	طاہر احمد	شبیر احمد	گلگت
586	ابوبکر صدیق	محمد فیاض	کراچی
587	عبدالرشید	مومنین شاہ	چترال
588	اسامہ	خورشید احمد	باغ
589	محمد قاسم	محمد صیقل	گھوٹکی
590	ممتاز احمد	غلام قادر جمالی	بدین
591	اسداللہ میر	میر محمد	کراچی
592	اعجاز نظر	نظر محمد	کیچ
593	محمد ناظم	محمد حسین	پونچھ
594	نجیب اللہ	حاجی نورعلی	قلعہ عبداللہ
595	فضل مالک	عبدالخالق	کراچی
596	محمد اسماعیل	غلام رسول	کوئٹہ
597	عبدالقادر	پیربان شاہ	کراچی
598	نظر محمد	مالک ڈنو	نواب شاہ
599	عبدالجلیل	محمد سلام	کراچی
600	فضل الرحمٰن	محمد عمر	پشین

601	شبیر احمد	بشیر احمد	قلات
602	ارمان عیسیٰ	عیسیٰ	کراچی
603	عبدالقیوم	رحمت اللہ	ڈی آئی خان
604	محمد اکرم	محمد کلام	کراچی
605	ثناء اللہ	عبدالمجید	کیچ
606	عبیدالرحمٰن	خلیل الرحمٰن	ملیاری
607	ابوبکر	عبدالحمید	سانگھڑ
608	مہتاب حسین	خدابخش	ٹنڈو محمد خان
609	محمد امجد	محمد شبیر	سانگھڑ
610	نسیم اللہ	محمد اسماعیل	حیدرآباد
611	محمد بلال	میرزان گل	کراچی
612	لیاقت علی	علی خان	عمرکوٹ
613	عمر فاروق	میر محمد	میرپور خاص
614	محمد نواز	احمد علی	میرپور خاص
615	شاہ نواز	پاندی خان	کشمور
616	نعیم اللہ	مولوی جان محمد	کشمور
617	جمیل احمد	غلام اکبر	خیرپور میرس
618	عدیل احمد	محمد عمر	خضدار
619	عبدالقادر	غلام مصطفیٰ	خیرپور میرس
620	محمد عظیم	محمد صالح	نوشہرو فیروز
621	امتیاز احمد	غلام قادر	بدین
622	امتیاز علی	اسرار علی	حیدرآباد
623	حبیب اللہ	مجید خان	کراچی
624	ثناء اللہ	حاجی محمد علی	قلعہ عبداللہ
625	جمشید خان	محمد ضیاء الدین	غذر
626	محمد اظہر یونس	محمد یونس	باغ
627	محمد سلیمان	زکیل خان	کراچی
628	محمد کاشف	خالد محمود	کراچی
629	ثاقب محمود	ارشد محمود	چکوال
630	صہیب	محمد طارق	باغ

کراچی	گل رحمان	محمد مراد	631
کوہاٹ	لالہ گل	محمد آفاق	632
پشاور	عبدالبصیر	ضیاءالاسلام	633
گھوٹکی	عبدالقادر	محمد سلیم	634
کراچی	غلام نبی	اسلام نبی	635
کراچی	عطاءاللہ	سیف اللہ	636
پشین	عبدالاکبر	رحیم الدین	637
پشین	عبدالغفور	عزت اللہ	638
کراچی	مولانا شفیع اللہ	عطاءاللہ	639
کراچی	محمد مراد	محمد عدنان	640
کراچی	غلام محمد	محمد شہریار	641
کراچی	محمد سلیم	محمد جان	642
لوئر دیر	فقیر باچہ	احمد حسین	643
وزیرستان	خواشہ عالم	کمال الدین	644
گھوٹکی	شبیر احمد	اظہار علی	645
خانیوال	محمد اسلم	عبداللہ	646
وزیرستان	سید اللہ	مؤمن اللہ	647
مظفرآباد	نذیر الحسن	محمد عمیر	648
پشاور	ظاہر خان	محمد صادق	649
تورغر	سعید اللہ	حزب اللہ	650
کراچی	عطاء محمد	محمد عدنان	651
کراچی	نور محمد	اسد شاہ	652
کراچی	شیر عجب	محمد رضوان	653
قلعہ سیف اللہ	تیمور شاہ	کفایت اللہ	654
کراچی	گنڈیر گل	موسم خان	655
کراچی	انوار جان	محمد خالد	656
کراچی	محمد رزاق	محمد ارشد	657
کراچی	ذوالفقار علی	بلال علی	658
رحیم یار خان	ریاض	ابوبکر	659
تورغر	محمد طالوت	ولی اللہ	660

کراچی	محمد منور	فضل الرحمٰن	661
عمرکوٹ	محمد انور	رحیم علی	662
کراچی	ابوالحسن	محمد مزمل	663
کراچی	محبوب	محمد اجمل خان	664
کراچی	محمد ثواب خان	عیسیٰ خان	665
کراچی	اکرام اللہ	عمیر	666
کراچی	خدابخش	محمد ولید	667
قلعہ سیف اللہ	عبدالجلیل	عبدالحنان	668
کراچی	نثار احمد	عدنان احمد	669
کراچی	محمد اکرم	محمد شان	670
کیچ	عبدالغفور	عبدالرحمٰن	671
قلعہ عبداللہ	حاجی دین محمد	عبدالرزاق	672
کیچ	محمد الیاس	اخلاق احمد	673
کراچی	لعل خان	محمد رئیس	674
کراچی	محمد ظفر	محمد علی	675
کراچی	کرم خان	محمد قاسم	676
کراچی	محبوب عالم	ہارون عالم	677
کراچی	پشین خان	عبیدالحق	678
سکھر	جاڑو خان	عبدالعزیز	679
سکھر	سائیں ڈنو	نذیر احمد	680
سکھر	عبیداللہ	ذبیح اللہ	681
قلعہ عبداللہ	دولت خان	ضیاءالرحمٰن	682
شکارپور	نورالدین	صدام حسین	683
سکھر	عبدالجبار	نجی اللہ	684
شکارپور	نورالدین	کاشف حسین	685
سکھر	ثناءاللہ	عبدالکریم	686
شہدادکوٹ	عبدالرزاق	عمران علی	687
کراچی	محمد ارشاد	محمد عبداللہ	688
قلات	عنایت اللہ	شفیق الرحمٰن	689
خضدار	رسول بخش	فضل الرحمٰن	690

691	عبدالوحید	گل فراز خان	کراچی
692	نعمان خان	زرین زادہ	کراچی
693	وسیم حبیب	حبیب گل	مردان
694	امداداللہ	نوراحمد	فیصل آباد
695	حذیفہ	حذیفہ مرتضیٰ	کراچی
696	ضیاءالرحمن	زینت خان	کراچی
697	عامر	غلام جیلانی	مانسہرہ
698	طارق جمیل	گل زادہ	سوات
699	سمیع اللہ	عبدال	چنیوٹ
700	محمد یونس	عبدالمجید	کیچ
701	جان شیر	زرولی خان	کراچی
702	محمد غیور	محمد یحییٰ	کراچی
703	محمد حنیف	علی نواز	سرگودھا
704	عبدالقادر	پرویز اختر	نواب شاہ
705	سیف اللہ	محمد صالح	سانگھڑ
706	محمد حسان	مولانا محمد اعجاز	کراچی
707	محمد	حافظ محمد طاہر	کراچی
708	محمد عثمان شاکر	قاری تاج محمد	کراچی
709	محمد داؤد	محمد انور	کراچی
710	فضل ناصر	حاجی محمد	چترال
711	محمد عمر	خدابخش	رحیم یار خان
712	غلام محمد	محمد اسلم	اوکاڑہ
713	شراحبیل	عتیق الرحمن	فیصل آباد
714	محمد طلحہ	محمد ابونصر	فیصل آباد
715	فداءاللہ	محمد الطاف	کوہاٹ
716	ثناءاللہ	محمد اسلم	کراچی
717	محمد جمشید	محمد منصب	خوشاب
718	محمد حسان	محمد ابراہیم	گوجرانوالہ
719	شہروز خان	عبدالرزاق	فیصل آباد
720	عابد علی	محمد حنیف	سکھر

721	ظفراللہ	نواب خان	حیدرآباد
722	تنویر احمد	رشید احمد	ٹوبہ ٹیک سنگھ
723	محمد ریاض	محمد یوسف	چنیوٹ
724	محمد حبیب اللہ	محمد عبداللہ	فیصل آباد
725	محمد امین	محمد اقبال	چنیوٹ
726	محمد عمر دراز	صالح محمد	چنیوٹ
727	عمیر احسن	محمد یاسین	فیصل آباد
728	محمد ندیم	فیض محمد	ڈی آئی خان
729	محمد علاؤالدین	ابوبکر فیصل	چنیوٹ
730	محمد سعد	محمد ریاض	گوجرانوالہ
731	حمیدالرحمن	حاجی عطاء محمد	کوئٹہ
732	حکمت اللہ	عمر حیات	نوشکی
733	محمد طلحہ	محمد آصف	فیصل آباد
734	منور حسین	قدرت اللہ	بہاولنگر
735	نورزمان	بشیر احمد	چنیوٹ
736	وسیم اکرم	محمد شفیع	شیخوپورہ
737	تصور عمران خان	محمد عاشق	میانوالی
738	محمد حمزہ	سجاد حسین	کوہاٹ
739	عبدالماجد رفیق	محمد رفیق	راجن پور
740	محمد اسامہ	ریحان الدین	کوہاٹ
741	شیر عالم خان	شیر خان	چنیوٹ
742	محمد ارسلان	محمد یعقوب	کراچی
743	محمد نعمان	اللہ بخش	بھکر
744	محمد رمضان	محمد یعقوب	چنیوٹ
745	نعمت اللہ	ولیم خان	قلعہ عبداللہ
746	محمد مدثر عمر	عمر حیات	چنیوٹ
747	عبدالرشید	سلطان محمود	بھکر
748	حافظ اللہ دتہ	میاں غلام محمد	جھنگ
749	حافظ محمد احمد ضیاء	اللہ دتہ	بہاولنگر
750	امیر حمزہ	الطاف حسین	لیہ

751	سید عبدالرزاق	سید عبدالغفار	شیرانی
752	نقیب الرحمٰن	محمود خان	خیبر ایجنسی
753	محمد خرم شہزاد	محمد عبدالستار	سرگودھا
754	ضیاء الرحمٰن	عزیز الرحمٰن	کوہاٹ
755	امیر حمزہ	سید امانت شاہ	کوہاٹ
756	جلیل الرحمٰن	حافظ محمد ایوب	منڈی
757	امان اللہ	تاجر الرحمٰن	شانگلہ
758	نصیر احمد	نور محمد	چنیوٹ
759	محمد عمر	امام الدین	گوجرانوالہ
760	ساجد حسین	حاجی گل	کوہاٹ
761	منصف علی	شمس القمر	صوابی
762	محمد احمد	محمد اسماعیل	مظفر آباد
763	خضر حیات	گوہر ایمان	مانسہرہ
764	عبدالسلام	محمد یونس	مانسہرہ
765	محمد رضوان	شفقت حسین	فیصل آباد
766	انوار اللہ	نورالاکبر	صوابی
767	محمد طائف	فضل کریم	صوابی
768	شیراز خان	شیر نواب خان	صوابی
769	عبدالقدوس	مہران خان	چکوال
770	محمد شہزاد	گل جہاں	بھلوال
771	نقیب الرحمٰن	سید محمد	سرگودھا
772	محمد عابد	نجیب اللہ خان	میانوالی
773	اسامہ صدیقی	غلام حبیب	راولپنڈی
774	محمد عثمان	محمد اکرم	میرپور
775	محمد نعمان	عبدالستار	سرگودھا
776	محمد لقمان	عبدالستار	سرگودھا
777	محمد بلال	عبدالرحمٰن	راولپنڈی
778	شعیب خان	چمن رحمٰن	ہری پور
779	احمد حنظلہ	مفتی سعید احمد	کراچی
780	امتیاز احمد	فیاض احمد	کراچی
781	طٰہٰ بیگ	عارف بیگ	کراچی
782	محمد مصطفیٰ	محمد اسلم	چنیوٹ
783	حضرت شاہ	نور شاہ	منڈی
784	عبدالصدیق	محمد جلال	منڈی
785	عبدالرحمٰن	خیر محمد	جیکب آباد
786	محمد اسعد	محمد شفیع	بہاولنگر
787	محمد زمان	بشیر احمد	بہاولنگر
788	محمد حسن ستار	عبدالستار	ٹوبہ ٹیک سنگھ
789	محمد ابوذر	عبدالرشید	لاہور
790	جنید رفیق	محمد رفیق	لاہور
791	عدنان ہاشمی	عبداللہ ہاشمی	میانوالی
792	نصیر احمد	عبدالرشید	جھنگ
793	امان اللہ خان	عطاء اللہ خان	خانیوال
794	شعیب خان	ثناء اللہ خان	خانیوال
795	محمد حسنین	عبدالرشید	ڈی جی خان
796	عثمان اختر	محمد اختر	ملتان
797	نصیب اللہ	نجم خان	لورالائی
798	علی احمد	نور احمد	فیصل آباد
799	یوسف اعجاز	اعجاز حسین	ڈی جی خان
800	ثناء اللہ	عبدالغفور	ڈی جی خان
801	محمد ریحان منور	منور جاوید	بہاولپور
802	محمد شاکر	عبدالخالق	بہاولپور
803	محمد فیصل قمر	خدا بخش	بہاولپور
804	محمد نوید طوفانی	محمد اسلم	سرگودھا
805	عامر رحمٰن	عبدالرحمٰن	سرگودھا
806	عبدالغفار علی	بشیر احمد	ملتان
807	اعجاز علی خان	گلزار محمد	مردان
808	عمر فاروق	گلزار احمد	مردان
809	یاسر علی ایوبی	ایوب خان	مردان
810	محمد عامر	اعجاز رسول	ملتان

811	جاوید یوسف	محمد یوسف	خانیوال
812	محمد اکبر	اللہ رکھا	لودھراں
813	عبدالوحید	حاجی عبدالحمید	بہاول پور
814	زبیر احمد	حافظ منظور احمد	ڈی جی خان
815	طاہر فرید	غلام فرید	ڈی جی خان
816	عبدالستار	قادر بخش	ڈی جی خان
817	محمد شکیل	فتح محمد	لودھراں
818	محمد اسامہ طارق	اکرام الحق	لودھراں
~~819~~	سمیع اللہ عثمانی	شبیر احمد عثمانی	فیصل آباد
820	فضل الرحمن	خان وزیر	کرک
821	محمد ہارون	الطاف الرحمن	لودھراں
822	مقصود احمد	نصیر احمد	رحیم یار خان
~~823~~	محمد احسن	عبدالعزیز	بہاول پور
~~824~~	احمد خان	جوران خان	ڈیرہ بگٹی
825	محمد ابراہیم	منظور احمد	رحیم یار خان
826	عمران معاویہ	ستار گل	کرم ایجنسی
827	شاہد الرحمن	عبدالمناف	ہنگو
828	عبدالوہاب	عبدالجبار	رحیم یار خان
829	نعیم اللہ	گل زادہ	دیر بالا ئیں
~~830~~	محمد کاشف	محمد یوسف	ملتان
831	حسین احمد	عبدالغفار	ملتان
832	رستم خان	محمد فاروق	پاکپتن
833	عبدالجلیل	بہاؤ الحق	ڈی آئی خان
834	محمد سعد ابراہیم	محمد ابراہیم	فیصل آباد
835	محمد اسامہ	محمد ہارون	چنیوٹ
836	جمیل احمد	محمد رمضان	رحیم یار خان
837	محمد راشد	محمد بلال	ڈی جی خان
838	منیر احمد	زبیر اللہ	ڈی جی خان
839	محمد عثمان	محمد ابراہیم	ڈی جی خان
840	عامر بشیر	بشیر احمد	وہاڑی

841	محمد ذیشان	محمد اظہر اقبال	رحیم یار خان
842	محمد سجاد	ظہور احمد	وہاڑی
843	محمد سلمان	محمد رمضان	بہاول پور
844	محمد وسیم	منظور حسین	وہاڑی
845	محمد محسن	مختار احمد	وہاڑی
846	عبدالقدیر	محمد شفیع	وہاڑی
847	محمد عمیر	سردار محمد	وہاڑی
848	نقیب اللہ	عبدالمتین	موسیٰ خیل
849	محمد زبیر	حافظ محمد عالم	وہاڑی
~~850~~	عنصر محمود	محمد شریف	شیخوپورہ
~~851~~	عمر بشیر	بشیر احمد	چنیوٹ
852	امان اللہ	مطیع اللہ	دیر
853	رحمت اللہ	عبدالرؤف	مظفر گڑھ
854	سعید اللہ	محمد سعید خان	کرک
855	محمد یاسین	عبدالکریم	چنیوٹ
856	امیر حمزہ	بخش الٰہی	چنیوٹ
~~857~~	حبیب اللہ	محمد عبداللہ	چنیوٹ
858	عبیداللہ علوی	محمد وکیل علوی	کراچی
859	ثناء اللہ	محبوب	استور
860	حافظ محمد عاقب	محمد آصف	چنیوٹ
861	محمد بلال ناصر	محمد ناصر	چنیوٹ
862	محمد شہزاد	ریاض حسین	بہاول پور
~~863~~	شاہد عمران	فلک شیر	چنیوٹ
864	محمد سلمان فاروقی	بشیر احمد	لودھراں
865	محمد ارشد	محمد شفیق	مردان
866	عبدالوحید	محمد حنیف	خانیوال
867	اویس محمود	طارق محمود	ٹوبہ ٹیک سنگھ
868	طارق عزیز	منظور احمد	فیصل آباد
869	محمد عبیدالرحمن	محمد رمضان	ٹوبہ ٹیک سنگھ
870	رحمت اللہ	جہانزیب	کراچی

871	زین اللہ	جنداللہ	قلعہ سیف اللہ
872	محمد عثمان غنی	اکبر خان	زیارت
873	محمد اسماعیل	ملا نصر الدین	ژوب
874	عبدالباسط	منظور احمد	مظفر گڑھ
875	شرف الدین	عبدالودود	قلعہ عبداللہ
876	طیب اللہ	محمد سادخان	کراچی
877	عمر فاروق	سید رسول	میانوالی
878	محمد عادل	محمد فاروق	کراچی
879	محمد وحید	حاجی غلام فرید	کراچی
880	سیف الرحمٰن	مفتی رمضان	کراچی
881	محمد وسیم	قاری بشیر احمد	ننکانہ
882	حمزہ جمیل	محمد جمیل	سرگودھا
883	محمد اسامہ	بشیر احمد	ملتان
884	احمد حسین	محمد حسین	خانیوال
885	عبیدالرحمٰن	صدر اقبال	صوابی
886	محمد جمشید	محمد اکرم	بہاولپور
887	محمد فلک شیر	محمد قاسم	بہاولپور
888	محمد شعیب ندیم	محمد حنیف	لیہ
889	محمد جاوید	فتح محمد	لاہور
890	محمد حسن	محمد گلزار	چنیوٹ
891	محمد یعقوب	داؤد خان	چکوال
892	محمد حمزہ	محمد ابراہیم	گوجرانوالہ
893	طلحہ	محمد یونس	گوجرانوالہ
894	زاہد اللہ	عبدالرشید	بٹگرام
895	حافظ ابوہریرہ	الطاف خالد	فیصل آباد
896	سہیل انور	عبدالستار	گوجرانوالہ
897	محمد ابوذر	کلیم اللہ	مظفر گڑھ
898	محمد طیب	محمد حنیف	لودھراں
899	محمد زبیر احمد	منظور حسین	وہاڑی
900	محمد سہیل	حبیب احمد	لودھراں
901	عثمان غنی	قمر الدین	گوجرانوالہ
902	محمد الیاس	عبدالخالق	بہاولپور
903	سید انور سادات	سید باقر شاہ	صوابی
904	شاہ عبدالقدیر	سید اشرف علی	صوابی
905	ضیاء الدین	لقمان خان	وزیرستان
906	محمد ساجد	محمد امین	بہاولنگر
907	عظمت اللہ	زاہد خان	بٹگرام
908	محمد معاویہ	عبدالواحد	مظفر گڑھ
909	محمد نوید احمد	بشیر احمد	چنیوٹ
910	محمد محسن	محمد ریاض	کراچی
911	محمد شعیب	محمد منظور	جھنگ
912	محمد فیصل حیات	ظہور احمد	چنیوٹ
913	محمد عمر فاروق	احسان احمد	جھنگ
914	محمد شعیب	محمد ناصر	چنیوٹ
915	ندیم اقبال	محمد نعیم	دیر
916	عمر فاروق	عبدالحمید خان	لاہور
917	بلال انوار	انوار الحق	گوجرانوالہ
918	ناصر علی	محمد اعظم	لاہور
919	عمر فاروق	صدیق الرحمٰن	فیصل آباد
920	عبدالقہار	عطاء الحق	پشین
921	خلیل الرحمٰن	خان وزیر	راولپنڈی
922	عبدالصبور	عبدالوہاب	ڈی جی خان
923	محمد امین احمد	حاجی محمد کریم	باغ
924	عمر سلام	اول خان	ہنگو
925	رحمت سلام	اول خان	ہنگو
926	محمد الیاس	ملک اعجاز احمد	ڈی جی خان
927	محمد طارق	بشیر احمد	مظفر گڑھ
928	شعیب احمد	محمد نجم	شہدادکوٹ
929	محمد الطاف	محمد مراد	شہدادکوٹ
930	عبداللہ	محمد اللہ خان	کوہاٹ

931	خلیل الرحمن	فیض الرحمن	وزیرستان
932	محمد نعمان	محمد عابد	بہاول پور
933	محمد شاکر	محمد اصغر	ٹانک
934	محمد رفیق	رحمت علی	چنیوٹ
935	محمد عثمان	عبدالرشید	کراچی
936	محمد اسامہ الحسینی	محمد یوسف	کراچی
937	محمد نوید	عبدالرحیم	کراچی
938	عبدالماجد	عزیز احمد شاکر	کراچی
939	محمد شفیق	محمد رمضان	کراچی
940	ثناء اللہ	سعد اللہ	کراچی
941	محمد الیاس	محمد یونس	کراچی
942	عبدالصمد	حضرت	کراچی

943	سیف عالم	عبدالستار	کراچی
944	محمد فخر الدین	رحیم جان	کراچی
945	محمد ندیم	حاجی غلام نبی	کراچی
946	محمد ایوب	جمعہ خان	کراچی
947	محمد اجمل	محمد رفیق	کراچی
948	نعمت اللہ	محمد بخش	کراچی
949	وقاص احمد	حمید الرحمن	کراچی
950	محمد ابوہریرہ	محمد لیاقت	کراچی
951	محمد کامران	عبدالرحمن	سرگودھا
952	محمد وحید خالد	محمد خالد اقبال	جھنگ
953	عثمان احمد	منظور احمد	ٹوبہ ٹیک سنگھ
954	حسبی اللہ	رحمان اللہ	نوشہرہ

شوال المکرم کے چھ روزوں کی فضیلت

’’عن ابی ایوب الانصاری انه حدثه ان رسول اللہ ﷺ قال من صام رمضان ثم اتبعه ستا من شوال کان کصیام الدهر‘‘ (مشکوٰۃ شریف ج۱، ص۱۷۹)

﴿حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے راوی سے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال کے مہینے میں چھ روزے رکھے تو وہ ہمیشہ روزہ رکھنے والے کے مانند ہوگا۔﴾

ماہ شوال میں چھ روزے رکھنے کی فضیلت بہت بڑی ہے۔ یہ چھ روزے فرض یا واجب نہیں بلکہ مستحب ہیں۔ یعنی اگر کوئی شخص یہ روزے نہ رکھے تو وہ گناہ گار نہ ہوگا۔ ہاں البتہ فضیلت اور ثواب سے ضرور محروم رہے گا۔ ان روزوں سے متعلق بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ان کو عید کے اگلے ہی دن سے شروع کریں اور مسلسل روزے رکھیں، تب تو ثواب ملتا ہے، ورنہ نہیں۔ یہ خیال بالکل غلط ہے۔ بلکہ اگر مہینہ بھر میں کسی بھی ایام میں پورا کرلیا تب بھی ثواب ملے گا۔ خواہ عید کے اگلے ہی دن سے شروع کرے یا بعد میں، خواہ لگاتار چھ روزے رکھے یا انفرادی طور پر۔ ہر طرح ثواب ملے گا۔ عید کے اگلے دن سے شروع کرنا اور چھ روزے مسلسل رکھنا ضروری نہیں ہیں۔

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... ادارہ

تعلیمات اسلام: مولف: قاری ذیشان احمد منیر: صفحات:۱۷۴: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: مکتبہ سراجیہ سرگودھا......صدیق اکبر مسجد شاہ نکڈر!

اسلام کے بنیادی عقائد، جائز وناجائز اور حلال وحرام کا جاننا اور اس پر ایمان رکھنا ہر مسلمان مرد وعورت کے لئے ضروری ہے۔ مذکورہ کتاب میں اسلام کے بنیادی عقائد، احکام طہارت، احکام نماز، احکام رمضان، احکام زکوٰۃ، احکام حلال وحرام، نکاح وطلاق کے مسائل، آنحضرت ﷺ کی سوانح حیات، تعارف خلفاء راشدین، مختصر چہل حدیث اور ایسے کئی عنوانات پر آسان اور عام فہم انداز میں سیر حاصل معلومات جمع کردی گئی ہیں۔ یہ کتاب اگرچہ سکول وکالجز کے طلبہ کے لئے ترتیب دی گئی ہے۔ مگر ہر عام وخاص کے لئے یکساں مفید ہے اور ایسی کتب ہر گھر کی ضرورت ہیں۔

رہنماء حفاظ: مصنف: مولانا قاری محمد احمد بہاولپوری کہروڑپکا: صفحات:۴۸: قیمت ۳۵ روپے: ملنے کا پتہ: جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا ضلع لودھراں، ادارہ تالیفات ختم نبوت اردو بازار لاہور۔

مذکورہ کتابچہ کے مصنف مولانا قاری محمد احمد بہاولپوری جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا کے استاذ الحدیث اور انتہائی لائق اور قابل مدرس ہیں جو کہ تقریباً عرصہ پینتیس سال سے تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ درس نظامی کی تدریس کے ساتھ ساتھ جامعہ کے شعبہ تحفیظ القرآن کے نگران بھی ہیں۔ طویل تجربات کے بعد انہوں نے طلبہ حفظ، حفاظ کرام، مدرسین تحفیظ ومہتممین مدارس کے لئے حفظ قرآن کے سلسلہ میں گزارشات کے درجہ میں شاندار رہنمائی کی ہے۔ اللہ کریم ان کی مساعی حسنہ کو قبول فرمائیں۔

پسندیدہ نام: مرتب: مولانا قاری محمد احمد بہاولپوری کہروڑپکا: صفحات:۲۴: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا ضلع لودھراں۔

”عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ ﷺ حق الولد علی الوالد ان یحسن اسمہ و یحسن ادبہ “(رواہ البیہقی) ﴿ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بچے کا والد پر یہ حق ہے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اسے حسن ادب سے آراستہ وپیراستہ کرے۔﴾ زیر نظر کتابچہ بھی استاذ الحدیث مولانا قاری محمد احمد بہاولپوری کا تحریر کردہ ہے جس میں بچیوں اور بچوں کے لئے

سینکڑوں اسلامی نام تحریر کئے گئے ہیں تاکہ والدین اپنے بچوں کے اچھے نام تجویز کرسکیں۔ نام کے ساتھ ساتھ حتی الامکان معانی کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔

کاروان جمعیۃ (۲ جلدیں): مؤلف: قاری شمس الدین شمسی: صفحات: ۷۳۶: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: مدنی کتب خانہ مدنی مسجد، مانسہرہ۔ 0343-9691498

مؤلف کتاب قاری شمس الدین شمسی صاحب کئی کتب کے مؤلف ہیں۔ بہت ہی محنتی اور فعال انسان ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت ساری خوبیوں سے نوازا ہے۔ منجملہ ان میں سے ان کا صاحب قلم ہونا ہے۔ زیر تبصرہ کتاب ’’کاروانِ جمعیۃ‘‘ دو جلدوں میں مؤلف نے مرتب کی ہے۔ جس میں ساڑھے تین صد کے قریب علماء کرام ومشائخ عظام کا جامع انداز میں تذکرہ کیا ہے۔ یہ ساڑھے تین صد حضرات وہ ہیں جنہوں نے برصغیر پاک وہند سے مغربی سامراج اور طاغوتی طاقتوں کا تسلسل کے ساتھ تعاقب کیا اور برابر جاری رکھا ہوا ہے۔ پاکستان وہندوستان کی شخصیات ومشائخ عظام کا بہت ہی اچھے انداز میں تعارف لکھا ہے۔ مذکورہ کتاب کی ہر دو جلدوں کو تین حصوں پر منقسم کیا گیا ہے۔ گویا دو جلدوں میں چھ حصے کر کے کتاب کو آسان بنادیا گیا ہے۔ مؤلف موصوف نے کتاب کیا لکھی ہے برصغیر پاک وہند کی جمعیت العلماء اسلام کی ایک تاریخ مرتب کردی ہے۔ اس کا آغاز شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی ؒ سے کیا ہے اور اختتام مفتی رویس خان پر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف موصوف کی محنت کو قبول فرمائیں اور دنیا وآخرت میں بہتر بدلہ عطا فرمائیں۔

ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علماء امت کی نظر میں: مولف: مولانا فضل کریم: صفحات: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: شعبہ نشر واشاعت دارالعلوم محمودیہ ٹوپی، ضلع صوابی، مکتبہ انوار ختم نبوت۔

مولانا فضل کریم خلیفہ مجاز ہیں فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی محمد فرید ؒ کے اور تلمیذ رشید ہیں حضرت مولانا محمد ادریس چارسدوی مدظلہ کے۔ مولف موصوف نے اپنی کتاب میں تصویر کی تعریف اور اس پر شبہات وجوابات لکھ کر ڈیجیٹل تصویر کی حرمت پر جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ؒ ٹاؤن، جامعہ فاروقیہ کراچی، جامعہ احسن العلوم کراچی اور جامعہ اشرفیہ لاہور ایسے جامعات کے فتاویٰ جات جمع کئے ہیں۔ اسی طرح جلیل القدر علماء کرام ومفتیان عظام کی وقیع آراء اور تقریظات کو بھی جمع کیا ہے۔ مولانا موصوف نے ہر خواص وعوام کے لئے بہت بڑی سہولت اور وقیع خدمت سرانجام دی ہے۔ واقعتاً اس کام پر وہ شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ دارین میں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

سینکڑوں اسلامی نام تحریر کئے گئے ہیں تاکہ والدین اپنے بچوں کے اچھے نام تجویز کرسکیں۔ نام کے ساتھ ساتھ حتی الامکان معانی کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔

کاروان جمعیۃ (۲ جلدیں): مؤلف: قاری شمس الدین شمسی: صفحات: ۷۳۶: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: مدنی کتب خانہ مدنی مسجد، مانسہرہ۔ 0343-9691498

مؤلف کتاب قاری شمس الدین شمسی صاحب کئی کتب کے مؤلف ہیں۔ بہت ہی محنتی اور فعال انسان ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت ساری خوبیوں سے نوازا ہے۔ منجملہ ان میں سے ان کا صاحب قلم ہونا ہے۔ زیر تبصرہ کتاب ''کاروانِ جمعیۃ'' دو جلدوں میں مؤلف نے مرتب کی ہے۔ جس میں ساڑھے تین صد کے قریب علماء کرام ومشائخ عظام کا جامع انداز میں تذکرہ کیا ہے۔ یہ ساڑھے تین صد حضرات وہ ہیں جنہوں نے برصغیر پاک وہند سے مغربی سامراج اور طاغوتی طاقتوں کا تسلسل کے ساتھ تعاقب کیا اور برابر جاری رکھا ہوا ہے۔ پاکستان وہندوستان کی شخصیات ومشائخ عظام کا بہت ہی اچھے انداز میں تعارف لکھا ہے۔ مذکورہ کتاب کی ہر دو جلدوں کو تین حصوں پر منقسم کیا گیا ہے۔ گویا دو جلدوں میں چھ حصے کر کے کتاب کو آسان بنادیا گیا ہے۔ مؤلف موصوف نے کتاب کیا لکھی ہے برصغیر پاک وہند کی جمعیت العلماء اسلام کی ایک تاریخ مرتب کردی ہے۔ اس کا آغاز شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی ؒ سے کیا ہے اور اختتام مفتی رویس خان پر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف موصوف کی محنت کو قبول فرمائیں اور دنیا وآخرت میں بہتر بدلہ عطا فرمائیں۔

ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علماء امت کی نظر میں: مولف: مولانا فضل کریم: صفحات: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: شعبہ نشر واشاعت دارالعلوم محمودیہ ٹوپی، ضلع صوابی، مکتبہ انوار ختم نبوت۔

مولانا فضل کریم خلیفہ مجاز ہیں فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی محمد فرید ؒ کے اور تلمیذ رشید ہیں حضرت مولانا محمد ادریس چارسدوی مدظلہ کے۔ مولف موصوف نے اپنی کتاب میں تصویر کی تعریف اور اس پر شبہات وجوابات لکھ کر ڈیجیٹل تصویر کی حرمت پر جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ؒ ٹاؤن، جامعہ فاروقیہ کراچی، جامعہ احسن العلوم کراچی اور جامعہ اشرفیہ لاہور ایسے جامعات کے فتاوی جات جمع کئے ہیں۔ اسی طرح جلیل القدر علماء کرام ومفتیان عظام کی وقیع آراء اور تقریظات کو بھی جمع کیا ہے۔ مولانا موصوف نے ہر خواص وعوام کے لئے بہت بڑی سہولت اور وقیع خدمت سرانجام دی ہے۔ واقعتاً اس کام پر وہ شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ دارین میں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

سلام زندہ باد
فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی
تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد
بمقام
مسلم کالونی چناب نگر
ختم نبوۃ کانفرنس
ان شاء اللہ
36 ویں
دو روزہ
سالانہ
عظیم الشان
بتاریخ
19 20
اکتوبر 2017 بروز جمعرات جمعۃ المبارک
عنوانات
توحید باری تعالیٰ
سیرت خاتم الانبیاء
عقیدہ ختم نبوۃ
حیات عیسیٰ علیہ السلام
عظمت صحابہ و اہل بیت
اتحادِ امت
پاکستان کی نظریاتی و جغرافیائی حدود کا تحفظ
اور ظہور مہدی
جیسے اہم موضوعات پر علماء کرام، مشائخ، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے
اہل اسلام سے شرکت کی درخواست ہے
حضرت مولانا عبدالرزاق اسکندر
صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد
حضرت مولانا محمد ناصر الدین خان خاکوانی
شعبہ نشر و اشاعت
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
چناب نگر ضلع چنیوٹ
0300-4304277
0300-6347103
0321-4220552

فارغ التحصیل حضرات علماء کرام کے لیے

ایک عظیم خوشخبری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ادارہ ''جامعہ عربیہ ختم نبوت'' مسلم کالونی چناب نگر میں

ماہ شوال المکرّم 1438ھ سے

دار الافتاء

اور ایک سالہ تخصص فی الفقہ کا اجراء

خصوصیات

(۱) منتخب و مخصوص اسباق (مثلاً: شرح عقود رسم المفتی، مقدمہ شامی، سراجی، الاشباہ والنظائر، اکفار الملحدین، اصول الکرخی وغیرہ)۔ (۲) مطالعہ منتخب کتب فتاویٰ۔

(۳) تمریناتِ فتاویٰ۔ (۴) مقالہ نویسی۔ وغیرہ

شرائط داخلہ

(۱) وفاق المدارس کے تحت 'درجہ ممتاز' یا 'جید جداً' میں پاس ہونا (۲) عمدہ لکھائی ہونا

(۳) عمدہ اخلاق و کردار ہونا (۴) کسی بھی کالعدم تنظیم سے تعلق نہ ہونا۔

شعبہ نشر و اشاعت: جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر۔

زیر اہتمام: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان پاکستان

رابطہ نمبرز: 0300-4304277, 0300-673367

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر
ایک نظر میں

7 ستمبر 1974ء جب قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت اور چناب نگر کو کھلا شہر قرار دیا گیا تو "اکابرین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" نے فیصلہ فرمایا کہ چناب نگر میں ختم نبوت کا مرکزی ادارہ قائم کیا جائے تاکہ کفر کی نحوست اس کے ذریعے ختم ہو اور مسلمانوں کے بچے اس میں قرآن و حدیث اور علوم اسلامیہ کی تعلیم سے روشناس ہو سکیں تب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم حضور اقدس ﷺ کی ختم نبوت اور اکابرین کی سال ہا سال کی مسلسل جدوجہد اور ان کی شبانہ روز دعاؤں کے صدقے چناب نگر میں یہ شجرہ طوبیٰ وجود میں آیا جس کا سنگ بنیاد خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے رکھا۔

تعلیمی شعبہ جات

شعبہ حفظ و پرائمری: درجہ حفظ کی امسال چھ کلاسیں تھیں جس میں حفظ و ناظرہ مع تجوید اور عصری تعلیم پرائمری تک دی گئی حفظ و ناظرہ میں طلباء کی مجموعی تعداد اڑھائی صد سے متجاوز تھی آئندہ سال سے الحمد للہ ایک اور کلاس کے اضافہ کا فیصلہ بھی کر دیا گیا ہے۔

درس نظامی مکمل مع ایف اے: درس نظامی "درجہ اعدادیہ" سے لیکر "دورہ حدیث شریف" تک پڑھایا جا رہا ہے اور درس نظامی کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم کی ایف اے تک نہایت شاندار طریقے سے تعلیم دی جاری ہے جس کے لیے محنتی اور قابل اساتذہ مصروف عمل ہیں۔ درس نظامی کے طلباء کی امسال تعداد 175 تھی۔

تخصص تحفظ ختم نبوت: ادارہ ھذا میں فضلاء کرام کے لیے سال بھر میں "تخصص تحفظ ختم نبوت" کا بھی انتظام موجود ہے جو یہاں رہ کر علمی دلائل سے آراستہ ہوں

تخصص فی الفقہ شوال المکرم ۱۴۳۸ھ سے ان شاء اللہ یک سالہ تخصص فی الفقہ کا اجراء بھی کیا جا رہا ہے نیز اہل علاقہ کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے مستقل دار الافتاء کا نظم بھی کیا جا رہا ہے۔

اعلان داخلہ

خصوصیات: ۱۔۔۔ عقائد کی درستگی اور اخلاق و اعمال کی اصلاح اور اتباع سنت کی تعلیم و پابندی کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

۲۔۔۔ بالخصوص محمد عربی ﷺ کی ختم نبوت کا تحفظ اور اس کی پر امن طریقے آئین و قانون کے دائرے میں رہ کر تبلیغ و اشاعت کا انتظام کیا جاتا ہے۔

۳۔۔۔ واردین و صادرین مہمانان گرامی کے لیے قیام و طعام اور ان سے محبت کا رویہ و سلوک اور خدمت خلق کا جذبہ پیدا کیا جاتا ہے

۴۔۔۔ ملک بھر میں امن کی دعوت اور انسانیت کا احترام بتلانا انتشار و انتکار اور فرقہ واریت و دہشت گردی سے اجتناب کی تعلیم دی جاتی ہے۔ بزم ختم نبوت کا پورا سال انعقاد کیا جاتا ہے۔

۵۔۔۔ عربی و خطابی کا مستقل نظم موجود ہے۔ گذشتہ سال سے کمپیوٹر لیب کا بھی نظم کیا گیا ہے۔

۶۔۔۔ بزرگان دین، علماء کرام اور قابل احترام شخصیات کے ادب و احترام کی تعلیم اور اخلاقی انارکی سے بچنے کی تلقین کی جاتی ہے۔

سہولیات: ۱۔۔۔ شعبہ حفظ کے لیے علیحدہ وسیع دار الاقامہ جس میں تین گراسی پلاٹس اور درس نظامی کے لیے اس سے کہیں وسیع دار الاقامہ کا انتظام جس میں آٹھ گراسی پلاٹس جبکہ نماز پڑھنے کے لیے وسیع و عریض جامع مسجد ختم نبوت موجود ہے۔

۲۔۔۔ کھلی فضاء و خوشگوار منظر جو طلباء کی صحت کے لیے نہایت موزوں اور زیب نظر ہے۔

۳۔۔۔ صبح کا ناشتہ، دوپہر اور شام کا صاف ستھرا معیاری کھانا جو گھر میں بھی میسر نہ ہو۔

۴۔۔۔ علاج معالجہ کے لیے باقاعدہ ڈسپنسری اور اس میں ایک ڈاکٹر اور معاون کا انتظام ہے۔

۵۔۔۔ درجہ حفظ کے طلباء کو 250 روپے۔ درس نظامی کے ابتدائی طلباء کو 300 روپے اور منتہی طلباء کو 350 روپے جبکہ دورہ حدیث کے طلباء کو 1000 اور تخصص تحفظ ختم نبوت کے طلباء کے لیے 1500 روپے وظیفہ کا اہتمام کیا جاتا ہے

۶۔۔۔ بجلی نہ ہونے کی صورت میں دو عدد بڑے جنریٹروں کا انتظام ہے۔

۷۔۔۔ کپڑوں اور جوتیوں کا مفت انتظام ہوتا ہے۔

تمام شعبہ جات کے لیے 5 شوال المکرم ۱۴۳۸ھ سے 15 شوال المکرم ۱۴۳۸ھ تک داخلہ کیا جائے گا اور 10 شوال المکرم ۱۴۳۸ھ سے درجہ حفظ کی تعلیم کا آغاز ہوگا۔ جبکہ 15 شوال المکرم ۱۴۳۸ھ سے درس نظامی اور ختم نبوت کورس کی تعلیم کا آغاز کیا جائے گا۔

اپیل: لہٰذا شائقین علوم نبویہ جلد از جلد رابطہ فرمائیں۔

منجانب: مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان پاکستان۔ رابطہ نمبر
0300-4304277
0300-6733670
0300-7818204

قیمت فی شمارہ -/15 روپے
قیمت سالانہ -/180 روپے